عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۰ ، شمارہ نمبر ۲۶

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

معاملات میں سچائی و ایمان داری اور اکل حلال و حقوق العباد کی اہمیت

ترقیوں پر پابندی کے باوجود قادیانی افسروں کی ترقیاں

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حیرت انگیز اور ایمان افروز واقعات

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اتباع سنت اور فرمان نبوی ﷺ کی بجا آوری

پیغام مجاھد (نظم)

چلتے چلتے! کیا واقعی قادیانی صحافیوں کو خرید رہے ہیں؟

ایک ذمی اخبار کا قادیانیوں کی حمایت میں مضمون اور اس کا بدلہ کا چھکا اگر منہ توڑ جواب

جب مرزا قادیانی کو موت آئی!

ایک رپورٹ — ایک تجزیہ — ایک تبصرہ

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

دل میں طلاق دینے سے نہیں ہوتی

—— رحیم، کراچی ——

س:- خدانخواستہ اگر کسی کو غصہ آئے اور وہ بغیر زبان یا ہونٹ ہلائے صرف دل میں اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو اس سے طلاق واقع ہوگی کہ نہیں؟

ج:- اگر زبان سے الفاظ ادا نہیں کئے تو طلاق نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم۔

ریسرچ کی لالچ میں کفر پر دستخط کرنا کفر ہے

- ایک صاحب ——

س:- بندہ ناچیز اور اس کے دوست تقابل ادیان کے طالب علم ہیں اور اس کے لئے دنیا کے تقریباً تمام مذاہب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مطالعہ کا واحد مقصد دوسرے مذاہب کے مقابلے میں راہ حق دین اسلام کی برتری ثابت کرنا ہے۔

اس مطالعہ کے سلسلے میں مذہب بہائی کا مطالعہ اس بندہ ناچیز کے سپرد تھا اور اس ناچیز کی خواہش تھی کہ دین بہائی پر کوئی کتاب تصنیف کرے جس میں بہاء اللہ بانی دین بہائی کے کذب پر بالعموم اور بہائیوں کی پاکستان میں ارتدادی سرگرمیوں پر بالخصوص معلومات برادران اسلام کے گوش گذار کرے۔ اس سلسلے میں کتب کے علاوہ خفیہ معلومات بھی درکار تھیں کیونکہ ان کی ارتدادی سرگرمیوں کے متعلق جاننا کچھ ایسا آسان بھی نہ تھا۔ بہائی اپنے لٹریچر کی تقسیم اور سرگرمیوں میں اتنی رازداری سے کام لیتے ہیں کہ شاید جاسوس بھی اتنی رازداری سے کام نہ لیتے ہوں۔ بندہ ناچیز نے اس سلسلے میں چند بہائیوں سے رابطہ قائم کر رکھا تھا جہاں سے انتہائی تھوڑی مقدار میں لٹریچر مل جاتا تھا مگر اس کے باوجود بھی کوئی خاص ترقی نہ ہو سکی۔

اس سلسلے میں دوستوں نے یہ مشورہ دیا کہ بہائیوں سے اگر معلومات لینی ہیں تو یہ کام ان کے اندر گھس کر زیادہ بہتر طریقے سے سرانجام دیا جا سکتا ہے لہٰذا ان کے مشورے پر بندہ نے ایک بہائی مشنری سے بہائی دین قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو اس نے ایک فارم پر دستخط لے لئے اس کے علاوہ کوئی بیعت یا زبانی اقرار نہ لیا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب ان سے تفصیلی بات چیت ہوئی تو بہت سے خفیہ راز معلوم ہوئے۔

اب صورت حال یہ ہے کہ بندہ مذہب بہائی کے بانیوں باب اور بہاء اللہ کا مذہب بالکل ہی جھوٹا سمجھتا ہے بلکہ اس مذہب کو مذہب کے خلاف سازش تصور کرتا ہے اور ان دونوں باب اور بہاء اللہ کو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح کاذب مرتد اور جھوٹے سمجھتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے۔ مگر اس فارم پر دستخط کرنے سے نہ جانے کیوں پریشان سا ہوگیا ہے؟ حالانکہ میں نے یہ سب اسلام کی خدمت کے جذبے سے کیا ہے اب آپ سے یہ مشورہ درکار ہے کہ براہ کرم۔

(۱) مطلع فرمائیں کہ کیا کہیں میں خدانخواستہ مرتد تو نہیں ہوگیا؟

(۲) اگر ایسی کوئی بات ہے تو کیا کسی اور سے کلمہ شریف پڑھنا پڑے گا یا کوئی ضرورت نہیں؟

(۳) کیا میرا یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟

(۴) کیا میں اس طرح ان میں رہ کر کام جاری رکھوں یا ختم کر دوں؟

(۵) اس کے علاوہ میری موجودہ حیثیت پر بھی مشورہ سے نوازیں؟

ج:- یہ تو آپ کو بھی معلوم ہے کہ بہائیت کفر خالص ہے۔ اور بغیر کسی جبر و اکراہ کے کفر کو اختیار کر لینے سے آدمی مرتد ہو جاتا ہے، آپ نے بہت برا کیا کہ ریسرچ کے لالچ میں کفر پر دستخط کر دیئے۔

بہرحال جو غلطی ہو چکی ہے اب اس کا توبہ سے تدارک کیجئے، کلمہ شریف پڑھ کر از سر نو ایمان کی تجدید کیجئے۔ اور اپنا نکاح بھی دوبارہ کر لیجئے۔ آئندہ کے لئے اس تحقیق پر لعنت بھیجئے۔

مخلوق کیلئے خالق کی ضرورت ہے۔

س:- میرے دوست نے کہا کہ:

اللہ تعالیٰ کے وجود کی قوی دلیل کیا ہے۔ اس بارے میں آپ میرے دوست کو کوئی ٹھوس قسم کی دلیل دیکر مطمئن کریں؟ کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ کوئی چیز بغیر بنائے نہیں بنتی اگر یہی اصول اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوچا جائے تو؟

ج:- آپ کے دوست کی تشفی خط و کتابت سے نہیں ہوگی۔ ان سے کہیں کہ اگر شفا مطلوب ہے تو کسی محقق کی خدمت میں حاضر ہو کر نسخۂ شفا تلاش کریں۔

تمام دنیا کے عقلاء کا اجماع ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق و مالک ہے۔ یہ اجماع بذات خود اس مسئلہ کی حقانیت کی دلیل ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دہریئے کے ساتھ مناظرہ تھا۔ امام صاحبؒ ذرا دیر سے پہنچے۔ اس نے تاخیر کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ راستہ میں ایک عجیب ماجرا دیکھا۔ ایک کشتی خود بخود چلتی تھی۔ مسافروں کو لادتی اور اتارتی تھی۔ دہریہ کہنے لگا کہ یہ شخص پاگل ہے، کیا کوئی ایسی کشتی بھی ممکن ہے جو خود ہی بن جائے۔ اور خود ہی چلتی رہے؟ حضرت امامؒ نے فرمایا اگر ایک کشتی خود نہیں بن سکتی نہ چل سکتی ہے تو یہ کارخانۂ عالم خود ہی کیسے بن گیا؟ اور خود ہی کیسے چل رہا ہے؟ دہریہ لاجواب ہوگیا۔

آپ کے دوست کا یہ کہنا کہ جو اصول مخلوق پر چلتا ہے وہی خالق پر چلنا چاہیئے یہ کم عقلی ہے۔ مخلوق کے لئے خالق کی ضرورت ہے۔ مگر خالق کے لئے خالق کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر سلسلہ ایک انتہا پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ جس طرح اعداد کا سلسلہ ایک پر ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمام مخلوق کا سلسلہ خالق پر ختم ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایک سے پہلے صفر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے پہلے کوئی نہیں محض صفر ہے۔ اور جب اس سے پہلے کسی کا وجود ممکن ہی نہیں تو اس کے لئے کسی پیدا کرنے والے کا کیا سوال؟ پھر بنانے والے کی ضرورت اس کو ہوتی ہے جو موجود نہ

باقی ص۳۴ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۲۱ تا ۲۷ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۵ نومبر تا ۵ دسمبر ۱۹۹۱ء | شمارہ نمبر ۲۶

مدیر مسئول — عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱:- آپ کے مسائل ———— ۲
۲:- پیغام مجاہد (نظم) ———— ۴
۳:- اداریہ۔ گورنمنٹ کی رکھوالی تھی ———— ۵
۴:- مولانا سید اکبر الدین قاسمی کے تاثرات ———— ۶
۵:- چلتے چلتے ———— ۷
۶:- سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ———— ۹
۷:- اکل حلال اور حقوق العباد ———— ۱۲
۸:- ماہ جمادی الاولیٰ تاریخ کے آئینے میں ———— ۱۵
۹:- جب مرزا قادیانی کو موت آئی ———— ۱۹
۱۰:- ختم نبوت کانفرنس ———— ۲۰
۱۱:- قادیانی تخریبی سرگرمیاں ———— ۲۳
۱۲:- دہلی مرکز کنا ٹل میں مقابلہ حسن قرأت ———— ۲۴
۱۳:- واپڈا کے اعلیٰ احکام کے فیصلے ———— ۲۵
۱۴:- عبداللہ مسعود جالندھری ———— ۲۵

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7760337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۶۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۳۰ بنوریہ ٹاؤن کراچی

پیغامِ مجاہد

مسلمانو بہشتِ جاوداں پانے کے دِن آئے
جہادِ فی سبیل اللہ پہ جانے کے دِن آئے

خدا کی راہ میں نذرانۂ خونِ گلو دے کر !
معاصی زندگی کے حق سے بخشانے کے دِن آئے

کیا ہے روسیوں نے ملّتِ افغان پر حملہ
روایت غزنوی کی پھر سے دہرانے کے دِن آئے

تمہیں محمود سلطاں نے جو بخشی تھی وراثت میں
وہی شمشیرِ خوں آشام لہرانے کے دِن آئے

نجیب اللہ اور اس کے سرپرستوں کو زمانے سے
مٹا کر وادیٔ دوزخ میں پہنچانے کے دِن آئے

ہوا ہے معرکہ اسلام و کمیونزم میں برپا
جوانو ! اب جوانمردی ہیں دکھلانے کے دِن آئے

علیؓ و خالدؓ و فاروقؓ کے اے نام لیواؤ !
شیاطین کو ہیں تڑپانے کے دِن آئے

شہادت کے لہو سے سرخرو ہو کر کے اے افضلؔ
شہیدوں کی صفوں میں نام لکھوانے کے دِن آئے

مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی ، بہاولپور

گوشت کی رکھوالی بلی!

ترقیوں پر پابندی کے باوجود قادیانی افسروں کی ترقیاں

بریگیڈیئر نصیر احمد کے بارے میں پنجاب سے شائع ہونے والے ایک رسالہ نے انکشاف کیا تھا کہ وہ قادیانی ہے اور اسے میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر ایم جی آر (ماسٹر جنرل آف آرڈیننس) بنا دیا گیا ہے جس کے تحت فوج کے زیر استعمال اسلحہ کے تمام ذخائر فوجی اسلحہ کی خرید و فروخت، فوج کو اسلحہ کی ترسیل وغیرہ کے شعبے ہیں یہ بھی بتایا جاتا ہے بلکہ یہ شائع بھی ہو چکا ہے کہ وہ آرڈیننس فیکٹری کا انچارج بھی ایک قادیانی کو بنایا گیا ہے۔

علاوہ ازیں لیفٹیننٹ کرنل مسعود الحسن نوری کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قادیانی ہیں اسے بھی کرنل کے عہدے پر ترقی دیدی گئی ہے۔ جب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اس وقت سے فوج میں موجود قادیانی افسروں کی ترقی پر روک لگا دی گئی تھی لیکن اب جبکہ آئی جے آئی کی حکومت آئی اور آئی بھی اسلام کے نام سے ہے تو قادیانیوں پر ترقیوں کے تمام دروازے کھول دیئے گئے ہیں نہ صرف ترقی کے دروازے کھل گئے ہیں بلکہ جو قادیانی افسر فل اختیارات حاصل کر چکے ہیں وہ دوسرے قادیانیوں کو ترقی سے نواز رہے ہیں۔ اس وقت جینہ طور پر خطرناک ترین قادیانیوں کے بہت سے نام سامنے آئے ہیں جن میں لیفٹیننٹ جنرل محمود الحسن، لیفٹیننٹ (پرنسپل) محمود احمد اختر، لیفٹیننٹ جنرل فصیح قمر الزمان، میجر جنرل نسیم احمد، میجر جنرل ظہیر احمد، بریگیڈیئر خالد سعید احمد چوہدری، میجر جنرل سعید احمد باجوہ، میجر جنرل جہانگیر کرامت بریگیڈیئر کرنل، احمد ملک، کرنل طاہر احمد، کرنل شاہد احمد خان، لیفٹیننٹ کرنل عبد الودود، لیفٹیننٹ کرنل عبد الحمید خان، بریگیڈیئر سعید ڈائریکٹر مارگلا الیکٹرک، لیفٹیننٹ کرنل مدثر،

اس سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ میجر جنرل نصیر احمد کو انٹر سروسز انٹیلی جنس کا نیا سربراہ بھی مقرر کر دیا گیا ہے اسے میجر جنرل اسد درانی کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔

جنہیں فوج میں واپس بھیج دیا گیا ہے ابھی ہم نے دو ہفتے قبل کے شمارے میں پی آئی اے کے قادیانی افسر کے بارے عوامی ہیجان و اضطراب کا ذکر کرتے ہوئے اس کی برطرفی کا مطالبہ کیا تھا لیکن اسے کیا کہا جائے کہ اسلام کا نام لے کر برسر اقتدار آنے والی حکومت اسلام اور ملک دونوں کو ہی ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے جناب محترم محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان جنہوں نے گذشتہ دنوں اپنے نام کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی نسبت پر مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اخبارات کو ہدایت کی تھی کہ وہ میرے نام سے "محمد" ضرور لکھا کریں وہ عشق محمدی کا اظہار کرنے کے لیے حج اور عمرہ وغیرہ بھی کرتے رہتے ہیں اور دوں کو بھی نوازتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس سعادت سے نوازتا رہے۔ لیکن یہ معاملہ ان کا ذاتی ہے عشق رسالت کا ثبوت اسی وقت مہیا کر سکتے ہیں جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے ساتھ دوستی رکھنے کو کہا، ان سے دوستی رکھیں اور آپ کے دشمنوں کو دشمن سمجھیں اور ان کے ساتھ وہی سلوک کریں جو دشمنان رسول سے کیا جانا چاہیئے یہ اقتدار آنی جانی چیز ہے کس نے کسی سے وفا نہیں کی بڑے بڑے آئے آج ان کا نام تک مٹ گیا۔ ہمیشہ وہی لوگ زندہ جاوید رہتے ہیں جو ایسے کام کر کے جاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوش ہوں اور عوام بھی خوش ہوں۔

قادیانی دھوکہ باز، بے ایمان، اسلام کے دشمن پاکستان کے غدار اور غیر مسلم طاقتوں کے آلۂ کار جاسوس اور ایجنٹ ہیں۔ پاکستان کو ختم کر کے پھر سے اکھنڈ بھارت بنانا ان کے دھرم کا حصہ ہے اپنے پیشوا کی ہدایت و فرامین پر عمل کرنا ان کے لیے ضروری ہے ملکی آئین قانون اور فوجی حلف کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔ جبکہ ان کا پیشوا مرزا طاہر یہ بیان دے چکا ہے کہ:

ا۔ سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔

۲ــــ پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

۳ــــ ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان کو ایک ہو جانا چاہیے۔

مرزا طاہر کا باپ آنجہانی مرزا محمود قادیانی قبل ازیں تمام قادیانیوں کو یہ کہہ چکا ہے کہ اوّل تو تقسیم (ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کا قیام) ہوگی نہیں یعنی نہیں ہونے دیں گے۔ اگر ہو گئی تو ہم دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ مرزا طاہر کے اشتعال انگیز بیانات اور ان کے باپ آنجہانی مرزا محمود کی پیشن گوئی کے بعد کوئی بھی قادیانی ایسا نہیں ہو سکتا جو پاکستان کا استحکام چاہتا ہو۔ بلکہ اس کی یہ کوشش رہے گی اور ہے کہ پاکستان کل کو ٹوٹتا آج ٹوٹ جائے۔ ایسے میں وہ قادیانی افسر جنہیں مکمل اختیارات حاصل ہیں، پاکستان کو توڑنے اور اس کے حصے بخرے کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

سول افسروں کی بجائے قادیانی فوجی افسروں سے زیادہ خطرات لاحق ہیں یوں تو ہم نے سطور بالا میں جن قادیانی افسران کی فہرست پیش کی ہے وہ سب ہی پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مرزا طاہر کی ہدایات کے مطابق اپنا اپنا کردار ادا کریں گے۔ لیکن ان سب میں ایم ایم احمد کا کردار ادا کرنے والا نصیر احمد ہوگا جسے ترقی دے کر پہلے میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دی گئی اور پھر اسے انٹر سروسز انٹیلی جنس کا سربراہ بھی بنا دیا گیا ہے ہمارے نزدیک مذکورہ قادیانی کو انٹر سروسز انٹیلی جنس کا سربراہ بنانا ایسا ہی ہے جیسا گوشت کی رکھوالی بلی کو بنا دیا جائے۔

کسی بھی ملک کی حکومت ہو وہ سول فوج، سیاسی جماعتوں اور عوام کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنے کے لیے انٹیلی جنس کا وسیع جال بچھاتی ہے خصوصاً فوج کا یہ شعبہ، بہت زیادہ مستعد رہتا ہے اس لیے کہ فوج کا تعلق ملک کی سلامتی اور دفاع سے ہے کون سا افسر کیا کرتا ہے کیا وہ ملک کی سلامتی کے خلاف پروگرام تو نہیں بنا رہا کیا وہ کسی غیر یا دشمن ملک کو خفیہ راز تو نہیں پہنچا رہا انٹیلی جنس کا ورکر منفی یا مثبت رپورٹیں تیار کر کے متعدد افسران کو دیتا ہے پھر وہ مختلف مراحل سے گزر کر انٹیلی جنس کے سربراہ کو پہنچائی جاتی ہیں انٹیلی جنس کا سربراہ اگر محب وطن ہو تو وہ رپورٹ اپنے پاس نہیں رکھتا نہ ضائع کرتا ہے بلکہ وہ رپورٹ اوپر پہنچاتا ہے جس کے بعد اگر رپورٹ منفی ہو تو سخت کارروائی عمل میں آتی ہے میجر جنرل نصیر چونکہ خود محب وطن نہیں بلکہ قادیانی ہے اور قادیانی خواہ کوئی ہو وہ قادیانی جماعت کے ساتھ حلف وفاداری کو نبھانے کا پابند ہوتا ہے ملک کی حلف وفاداری کا نہیں اس لیے اس سے کسی بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی ہے۔

موجودہ حالات میں جبکہ میجر جنرل نصیر کا مذہبی پیشوا مرزا طاہر یہ بیانات دے چکا ہے کہ سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے (اور وہ پیدا کر بھی دیئے گئے ہیں) پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا (اس کا ثبوت مسٹر ایم ایم احمد نے بنگلہ دیش کی علیحدگی میں اہم کردار کر کے دے بھی دیا ہے) بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان کو ایک ہو جانا چاہیئے دیکھو نا اس طرح اسلام کی بجائے ایک سیکولر نظام آ جائے گا جس میں ہر طرح کی اور ہر کسی کو آزادی ہوگی جس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ہر قادیانی سرگرداں ہے تو ایسے میں سوچنے کا مقام ہے کہ میجر جنرل نصیر قادیانی سے ملک سے وفاداری کی کیا توقع کی جا سکتی ہے۔

پھر جب قادیانی افسروں کی (غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد) ترقی پر پابندی عائد ہے تو ایسے میں انہیں ترقی دینا خود حکمرانوں کی حیثیت کو بھی مشتبہ اور مشکوک بنا دینا ہے ہمارے نزدیک حکمرانوں نے نصیر کو میجر جنرل اور انٹیلی جنس کا سربراہ بنا کر خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے۔ سانپ پالنے والا سپیرا بالآخر سانپ کے کاٹنے سے ہی ہلاک ہو جاتا ہے قادیانی سانپ ہیں مرزا قادیانی سانپوں کا بادشاہ تھا اس لیے ان کو پالنے کی بجائے اگر کچل دیا جائے تو یہ ملک اور خود حکمرانوں کیلئے انتہائی مفید رہے گا۔

ہم صدر مملکت جناب غلام اسحاق خان، جناب وزیر اعظم میاں نواز شریف، فوج کے سربراہ اور متعلقہ وزراء سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی کرسی کے استحکام کی فکر نہ کریں ملک ہے تو سب کچھ ہے ملک نہیں تو کچھ بھی نہیں انہوں نے میجر جنرل نصیر سمیت جن قادیانی افسروں کو ترقی دی ہے بہتر تو یہ ہے کہ انہیں فوج سے ہی الگ کر دیا جائے۔ ورنہ کم از کم ان کی ترقیاں ختم کر کے ان کی جگہ محب وطن مسلمان افسروں کا تقرر عمل میں لایا جائے اور آئندہ کے لیے ان کی ترقی پر پابندی کو نہ صرف برقرار رکھا جائے بلکہ ان کی کڑی نگرانی بھی کی جائے۔

ہفتہ وار "ختم نبوت" ایک اہم اور عظیم فرض کی ادائیگی میں مصروف ہے

مجلس علمی حیدر آباد دکن کے ناظم مولانا سید اکبر الدین قاسمی فاضل دیوبند کے تاثرات

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں حاضری ہوئی۔ احقر کے ساتھ مولانا امجد علی قاسمی ناظم مدرسہ بیت العلوم سریا پٹھ ضلع نلگنڈہ انڈیا و رکن مجلس علمیہ بھی تھے۔ یہ پرچہ ختم نبوت تردید قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کا اہم اور عظیم فریضہ انجام دے رہا ہے۔ اس پرچہ کے فکر انگیز مضامین اور انقلاب آفریں تحریریں امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم

پیغام ہیں۔ اس پرچہ کی وجہ سے ایک طرف ذہن سازی ہو رہی ہے۔ کہ امت مسلمہ کے بھولے بھالے مسلمان اس فتنہ قادیانیت سے دور رہیں۔ دوسری طرف قادیانیت کی جڑیں کھوکھلی ہوتی جا رہی ہیں۔ بحمد اللہ کافی حد تک یہ فتنہ پاکستان میں دم توڑ چکا ہے۔ لیکن اب یہ فتنہ سانس لینے کی فکر میں ہے۔ اس لئے مجلس علمیہ آندھرا پردیش عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی سے رابطہ کئے ہوئے ہے۔ وہاں سے رد قادیانیت پر مبنی لٹریچر کے علاوہ تحفظ ختم نبوت کے قائدین اور مجاہدین سے حیدرآباد دکن کا دورہ کرنے کی خواہش کرتی ہے دفتر میں حاضر ہو کر بڑی مسرت ہوئی پرچہ ختم نبوت کے حافظ محمد حنیف ندیم تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما مولانا منظور احمد الحسینی کراچی مجلس کے رہنما محمد الفاروقی محمد انور، خوشی لعل آرٹسٹ، عمران ذکی شکور تنویر مولانا مقبول احمد وغیرہ کے مشفقانہ اور بااخلاق رویے نے ہمارا دل موہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس کی اور پرچہ کی خدمات کو قبولیت تامہ نصیب فرمائے۔ اور سب مسلمانوں کو تعاون کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین۔ سفر پرچہ نے کی وجہ سے جناب محترم باوا صاحب سے ملاقات نہ ہو سکی۔ جس کا افسوس رہے گا۔

سید اکبر الدین قاسمی نائب ناظم مجلس علمیہ آندھرا پردیش و مدیر قرطاس و قلم

حیدرآباد دکن انڈیا۔

چلتے چلتے — از حافظ محمد حنیف ندیم

کیا واقعی قادیانی صحافیوں کو خرید رہے ہیں؟

ایک ڈمی اخبار کا قادیانیوں کی حمایت میں مضمون اور اسکا

ہلکا پھلکا مگر منہ توڑ جواب

یہ مثال تو آپ نے سنی ہوگی "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا"۔ اس وقت یہ مثال قادیانیوں پر صادق آتی ہے کہتے ہیں کہ کابل میں بچہ سقہ کو چند دنوں کے لیے حکومت مل گئی تو اس نے پانی کی مشک کی مناسبت سے چمڑے کا سکہ رائج کر دیا بچہ سقہ کی حکومت گئی تو اس کا سکہ بھی چلا گیا۔ متحدہ ہندوستان میں انگریز کی عملداری تھی وہ کہتا تھا کہ ہندوستان میری مٹھی میں ہے یہاں پر میری اجازت کے بغیر سورج بھی غروب نہیں ہوتا لیکن وہ مسلمانوں کے سینوں میں موجزن جذبہ جہاد سے لرزاں بھی تھا

اس کا خیال تھا کہ اگر یہ جہاد کا جذبہ کسی وقت طوفان بن کر اٹھ کھڑا ہوا تو ہمیں اور ہماری حکومت کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا وہ اس کے سد باب کی ٹوہ میں لگا رہا بالآخر اس کے ذہن میں یہ تجویز آئی کہ ایسے افراد کو تلاش کیا جائے جنہیں مسلمانوں میں متعارف کرایا جائے پھر انہیں مقبول عام و خواص کیا جائے اور جب وہ مقبولیت عامہ حاصل کر لیں تو انہیں مجدد، مہدی، مسیح اور نبی بنا کر پیش کر دیا جائے۔

اس سلسلہ میں یوں تو بہت سے نام آتے ہیں لیکن انگریز کو جس "گوہر نایاب" کی تلاش تھی وہ ضلع گورداسپور کی بستی قادیان کا رہنے والا مرزا غلام قادیانی تھا جس کے دادا پڑدادا بلکہ سارا خاندان انگریز حکومت کا ٹوڈی اور وفادار تھا، منصوبے کے تحت اسے سیالکوٹ کی کچہری سے اٹھایا، قادیان پہنچایا۔ پہلے مبلغ اسلام کے نام سے متعارف کرایا، مصنف بنایا، مجدد بنایا، مہدی، مسیح اور نبی کا دعویٰ کرایا اور پھر اس سے کہلوایا۔

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال!
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اس فتوے کے بعد انگریز خوش تھا کہ منصوبہ کامیاب ہو گیا اور ہمیں جہاد کے خلاف فتویٰ مل گیا مرزائے قادیان نے انگریز کے اشارے پر اپنی خود ساختہ نبوت کی جو نیا دریا میں ڈالی تھی وہ کچھ دن تو انگریزی چپو کے ذریعے چلتی رہی لیکن جب متحدہ ہندوستان کے عوام اٹھے تو انگریز کو اپنا بوریا بستر لپیٹ کر یہاں سے نو دو گیارہ ہونا پڑا اب وہ نیا بیچ منجھدھار کے پھنس پڑی ہے۔ ہائے انگریز ہائے ملکہ کی صدائیں اٹھ رہی ہیں لیکن اب کس میں جرأت ہے کہ وہ اس نیا کو نکالے اب صرف ایک جھٹکے کی ضرورت ہے پہلے دو جھٹکوں (۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء) میں وہ پھنسی اب تیسرا جھٹکا لگا تو اس کا نام و نشان تک دنیا سے مٹ جائے گا اور وہ دن دور نہیں۔

بات ہو رہی تھی "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کی جب سے قادیان کی جعلی نبوت کی نیا کو دو جھٹکے لگے ہیں اور وہ منجھدھار کے درمیان پھنسی ہے تو اب اس کے پیروکار سہارے ڈھونڈتے پھرتے ہیں تاکہ اگر نیا نکل نہ بھی سکے تو ڈانواڈول تو نہ ہو آپ نے ختم نبوت کے کسی گزشتہ شمارے میں ایک مراسلہ پڑھا ہوگا۔ جس میں لکھا تھا کہ قادیانی اخبارات اور صحافیوں کو خرید رہے ہیں ان سے راہ و رسم بڑھا رہے ہیں اور اخبارات میں گھس کر (ملازمت کر کے) فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ بات غلط نہیں تھی۔ صحیح تھی، یہ الگ بات ہے کہ قومی اور بین الاقوامی سطح کے،

اخبارات میں انہیں ایسے مواقع میسر آنے کے باوجود مقصد برآری کے حصول میں کامیابی نہ ہو سکی البتہ ڈمی قسم کے اخبارات اور ان کے مدیر اخبار کی اشاعت جاری رکھنے کے لیے قادیانیوں کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔

ربوہ سے شائع ہونے والے قادیانی رسالے نے (انصار اللہ اکتوبر) لاہور سے شائع ہونے والے ایک ڈمی اخبار کے مدیر (ڈمی اخبار ہے تو نام کی اشاعت مناسب نہیں) کا مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان یہ دیا ہے "ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں" یہ مضمون چونکہ قادیانیوں کے حق میں ہے اس لیے ہم یہ تو نہیں کہتے کہ ڈمی اخبار کے مدیر صاحب نے قادیانیوں سے پیسہ لیا یا نہیں لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ یہ اخبار لاکھوں نہیں تو ہزاروں کی تعداد میں قادیانیوں نے خریدا ہوگا پوری دنیا میں پہنچایا ہوگا اور یہ تاثر دیا ہوگا کہ پاکستان کے صحافی ہمارے حق میں ہیں۔

اس مضمون میں قادیانیوں کے حق میں مندرجہ ذیل نکات اٹھائے گئے ہیں۔

ا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب الہٰی میں کسی بندے کو کسی دوسرے بندے کے متعلق یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اسلام کے دائرے سے خارج کر سکیں اور نہ کسی بندے کے متعلق کسی دوسرے کے متعلق کسی دوسرے بندے کے دل کی بات جاننے اور پھر غائب کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار ہے۔

۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ کسی کی نیت کا فیصلہ کریں کیونکہ ہر ایک کی نیت اور اس کے اعمال کا تعلق خدا کی ذات سے ہے۔

یہ دو باتیں کوئی نئی نہیں ہر قادیانی یہی بات دہراتا نظر آتا ہے کہ کسی کو دوسرے کی نیت کے بارے میں کیا علم ہے غیب کا علم صرف اللہ کو ہے اسلام کا مسئلہ باطن کا ہے اور باطن کا علم اللہ ہی جانتا ہے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی پر کفر کا فتویٰ لگایا وغیرہ وغیرہ۔

ہمیں یہ بات تسلیم ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ کو ہے دلوں کے بھید صرف وہی جانتا ہے لیکن ڈمی اخبار کے مدیر صاحب کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ اہل اسلام قادیانیوں کو کافر مرتد یا زندیق سمجھتے، رکھتے، اور لکھتے ہیں تو وہ محض اٹکل پچو نہیں بلکہ حقیقت کی بنیاد پر ایسا کرتے ہیں۔ مدیر صاحب کو کچھ لکھنے سے پہلے عقیدہ اور عمل میں فرق کرنا چاہیے تھا کسی انسان کے اعمال کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں وہ با اخلاق اور ملنسار بھی ہو، کسی کو اذیت نہ دیتا ہو اس کے کردار کی دھاک بیٹھی ہوئی ہو لیکن اس کا عقیدہ درست نہیں تو اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے علماء کرام قادیانیوں کو کافر، مرتد یا زندیق کہتے ہیں تو وہ ان کے غلط عقیدہ کی وجہ سے کہتے ہیں دنیا میں توحید کے پرستار بہت ہوں گے خدا کی ذات کی عبادت کرنے والے بھی لاکھوں ہوں گے لیکن وہ صرف خدا کی عبادت کرنے اور خدائے پاک کو ایک ماننے کی وجہ سے مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں اس لیے کہ مسلمان ہونے کے لیے جہاں خداوند قدوس کی وحدانیت کا اقرار ضروری ہے۔ تو وہاں سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ختم نبوت کا اقرار بھی ضروری اور لازمی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں خدا کو ایک مانتا ہوں لیکن وہ اس کی ذات یا صفات میں دوسروں کو بھی شریک کرتا ہے تو وہ شرک فی التوحید کا مرتکب ہے اس لیے کہ خدا کے سوا کسی دوسرے خدا یا معبود کا تصور ہی غلط ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آخری نبی قرار دے دیا اور اعلان فرما دیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا تو اس خدائی فیصلے کے بعد کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ سب سے بڑے سب سے افضل اور برتر نبی ہیں مگر آپ کے ساتھ فلاں شخص بھی نبی ہے جو آپ کے تابع ہے تو وہ شخص شرک فی النبوۃ کا مرتکب ہو گیا اب جس طرح شرک فی التوحید کا مرتکب کافر، مشرک اور دائرہ اسلام سے خارج ہے بعینہٖ اسی طرح شرک فی النبوۃ کا مرتکب بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

مدیر مذکور نے غیب اور ظاہر و باطن کی بحث شروع کر دی تاکہ مسئلہ واضح نہ ہو بلکہ الجھ کر رہ جائے ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ صرف ظاہر کو دیکھ کر کسی بات کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا رہا باطن کا مسئلہ تو یہ ٹھیک ہے کہ

علم غیبے کس نے داند بجز پروردگار

لیکن قادیانیوں کا مسئلہ تو ظاہر کا ہے اور نہ باطن کا بلکہ ان کے عقائد و نظریات کا ہے جو قادیانیوں کے جعلی نبی اور انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں تحریر کر دیئے ہیں جن کی جھلک ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں ان عقائد و نظریات اور مرزا قادیانی کے دعاوی سے قادیانیوں کا کفر، ارتداد اور زندیقیت کھل کر سامنے آ جاتی ہے ملاحظہ فرمایئے۔

مرزا قادیانی کے مختصر دعاوی

دعوائے رسالت

"سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"

کتاب دافع البلاء صفحہ ۱۱ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی

(روحانی خزائن ۱۸ — ۲۳۱)

"خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے"

(کتاب ایک غلطی کا ازالہ ص ۴ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

(روحانی خزائن ۱۸ — ۲۱۱)

تشریعی نبوت کا دعویٰ

"سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لیے قانون مقرر کیا وہ صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے۔ اور نہی بھی ہے"

(کتاب اربعین نمبر ۴ ص ۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

(خزائن ۱۷ — ۴۳۵)

(ب) "چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور شریعت کے احکام کی تجدید ہے .....

خدا نے میری وحی اور میری تعلیم کو تمام انسانوں کے لیے معیار نجات قرار دیا جس کی آنکھیں ہوں دیکھیں"

کتاب اربعین نمبر ۴ ص ۶ حاشیہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی۔ (خزائن ۱۷ — ۴۳۵)

مرزا قادیانی کی بڑھک

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳ مطبوعہ ربوہ۔ تیسرا ایڈیشن)

باقی آئندہ

صحابہ کرام کے حیرت انگیز اور ایمان افروز واقعات

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا اتباع سنت اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بجا آوری

افادات حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ۔ مرتبہ: مولانا محمد اسلم ہارون آباد

غار ثور جو مکہ سے تین میل داہنی جانب ہے، آپؐ یہاں پہنچے تو پہلے حضرت ابوبکرؓ غار میں داخل ہوئے، اس کو صاف کیا۔ اور جتنے سوراخ نظر آئے ان کو بند کیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے، آپؐ جب اس غار میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے۔ اتفاقاً ایک سوراخ سے جو بند ہونے سے رہ گیا تھا سانپ نے سر نکالا۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ دیکھا تو نہ حرکت کی نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا۔ بلکہ دیدہ و دانستہ اپنی جان پر کھیل کر اس سوراخ پہ پاؤں رکھ دیا سانپ نے کاٹ لیا۔ اور زہر جسم میں اثر کرنے لگا۔ اور اس زہر کا اثر اتنا زیادہ ہوا کہ اس کی تکلیف سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ مگر اس جانباز رفیق صدیق نے اس حالت میں بھی اس خیال سے کہ آپؐ کے خواب راحت میں خلل اندازی ہو گی، نہ تو جسم کو حرکت دی نہ جگایا۔ لیکن اتفاق سے آنسو کا ایک قطرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ٹپک پڑا۔ آپؐ اس سے بیدار ہو گئے۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کی بے چینی اور متغیر حالت کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے اس مقام پر لعاب دہن لگا دیا۔ اور وہ تریاق بن گیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ جیسے چنگے تھے چنگے ہو گئے۔ (زرقانی)

فتنوں کی سرکوبی میں حیرت انگیز اقدام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ہر طرف سے فتنوں نے سر اٹھایا۔ ان فتنوں کی یورش اور شورش میں حضرت ابوبکرؓ نے ایک حیرت انگیز اقدام کیا۔ کہ جیش اُسامہؓ، جس کو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کیلئے مرتب فرمایا تھا۔ اور حضرت اُسامہ بن زیدؓ کو اس کا امیر اور سردار بنایا تھا۔ کوچ کا حکم دیدیا۔ حالت کی نزاکت کو دیکھ کر بعض صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ ایسی حالت میں مدینہ منورہ کو خالی کرنا مناسب نہیں ہے۔ جیش اسامہؓ کی روانگی ملتوی کر دی جائے۔ اور پہلے مرتدین اور مدعیان نبوت وغیرہ سے نمٹ لیا جائے لیکن حضرت ابوبکرؓ نے یہ مشورہ قبول نہیں کیا۔ اور وہ اس بات کے لئے کسی طرح تیار نہ ہوئے کہ ارادہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو معرض التوا میں ڈال دیا جائے۔ اور برہم ہو کر فرمایا کہ میں اس جھنڈے کو نہیں کھول سکتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے باندھا ہو۔ خدا کی قسم! اگر مدینہ اس طرح آدمیوں سے خالی ہو جائے کہ درندے اگر میری ٹانگ کھینچنے لگیں جب بھی میں اس مہم کو روک نہیں سکتا۔

پھر بعض لوگوں نے اس بنا پر کہ حضرت اُسامہؓ نوجوان ہیں اور ناتجربہ کار ہیں اور ان کی ماتحتی میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ ہیں۔ یہ مشورہ دیا کہ ان کی جگہ پر کسی اور شخص کو امیر جیش بنا دیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ سن کر غصہ میں بھر کر کہا کہ جس کو خدا کے رسولؐ نے سردار بنایا ہو مجھے اسے معزول کرنے کا کیا حق ہے؟

رحلت نبویؐ کے بعد فتنوں سے گھبرا کر اگر حضرت ابوبکرؓ یہ مشورے قبول کر لیتے تو یہ پہلا سوراخ اطاعت نبویؐ کے حصار میں ہوتا اور آئندہ چل کر یہ رسولؐ کے حکم سے ٹریل کے لئے مصلحت کے نام پر سند بن جاتی اور ایک نئے فتنہ کا دروازہ کھلنا ہوتا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر کا کام خود ہاتھ سے کرتے تھے دوسروں سے کام لینے سے سخت احتراز تھا۔ انتہا یہ کہ اونٹ کی سواری میں نکیل ہاتھ سے گر جاتی تو خود اتر کر نکیل اٹھا لیتے۔

ایک مرتبہ لوگوں نے کہا کہ آپ ہم سے کیوں نہیں کہتے؟ تو فرمایا! میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں کوئی چیز کسی شخص سے نہ مانگوں۔

دوسری قوموں کی اندھی تقلید سے کراہت اور ممانعت

ایک مرتبہ ایک فاتح امیر نے فتح کی خوشخبری کے ساتھ دشمن کا سر بھی بھیجا۔ تو حضرت صدیقؓ کی طبیعت پر اس سے بڑی ناگواری پیدا ہوئی۔ لانے والے نے عذر کیا کہ حضرت ہمارے دشمنوں کا یہی طرز عمل ہے فرمایا کہ ہم روم و فارس کے مقلد نہیں ہیں۔ (سیرۃ الصدیق)

یعنی ان کے سامنے ہمیشہ اسلامی شعار رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ رہتا تھا۔ غیروں کی روش اور چلن اپنے لئے ناپسند کرتے تھے۔ اس میں ان کو احساس کمتری کی بو محسوس ہوتی تھی۔

چند واقعات

:- جب حضور رابل اہل مدینہ

طیبہ تشریف لائے تو قبا میں قیام فرمایا تھا اہل مدینہ آپ کو بہت کم جانتے تھے نادیدہ عاشق تھے حضورؐ کی تشریف آوری کی خبریں آرہی تھیں ہفتے گذر گئے تھے کہ ہمیشہ استقبال کو جاتے تھے لیکن ناکام آتے تھے جس روز تشریف لائے تو ایک یہودی نے جو خود پہاڑ پر چڑھ رہا تھا دور سے دیکھا اور پکار کر کہا کہ یا اہل المدینہ ہٰذا جدکم یعنی تمہارا نصیبہ آگیا چنانچہ سب آئے اور حضورؐ نے قبا میں قیام فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے اور حضرت صدیق اکبرؓ کی داڑھی میں سفید بال زیادہ تھے اس لئے جو لوگ آتے تھے وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پیغمبر سمجھتے تھے جو آتا ان سے مصافحہ کرتا حضرت صدیق اکبرؓ کا ادب دیکھئے کہ انہوں نے کسی سے یہ نہیں کہا کہ حضورؐ سے مصافحہ کرو برابر سب سے مصافحہ کر لیتے تھے لوگ مصافحہ کرتے رہے جب آفتاب اونچا ہوا اور دھوپ کے اندر تیزی ہوئی اور آپ پر دھوپ آئی اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپؐ پر ایک کپڑے کا سایہ کر کے کھڑے ہو گئے اس وقت لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ آقا ہیں اور یہ خادم ہیں لیکن اس معلوم ہونے پر ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر دوبارہ اٹھ کر مصافحہ نہیں کیا اگر آج کل کے لوگ ہوتے تو پھر حضورؐ سے مصافحہ کرتے اور ہر شخص کہتا کہ حضور میں معافی چاہتا ہوں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی صحابہؓ کے اندر یہ تکلف نہ تھا حالت یہ تھی کہ وقت پر تو جان دینے کو تیار تھے اور دوسرے وقت یہ بھی پتہ نہ چلتا تھا کہ ان میں کون مخدوم ہے اور کون خادم ہے واقعی ادب تو ان ہی حضرات میں تھا جس کی آج کل لوگوں کو ہوا بھی نہیں لگتی۔ ادب کی حقیقت اور اس کا حاصل راحت رسانی ہے لوگوں نے جو ادب کے معنی گھڑے ہیں کہ جوتیاں اٹھائے دست بستہ کھڑے ہو گئے کہ جب تک اجازت نہ ہوگی بیٹھیں گے نہیں خواہ دوسرے کو اس سے تکلیف ہی ہو یہ ادب نہیں ہے آج کل اگر کوئی بزرگوں کے سامنے ایسا کرے جیسا کہ صدیق اکبرؓ نے کیا تو اس کو بے ادب سمجھیں گے اب میں بیان کرتا ہوں کہ حضرت صدیق اکبرؓ کا یہ عمل ادب کیوں کر ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ [illegible] ماندے تشریف لائے تھے اگر تمام مجمع سے مصافحہ کرتے اور علیحدہ علیحدہ سب کا حال پوچھتے تو آپؐ کو ضرور تکلیف ہوتی اور آپ وہ مقدس ذات ہیں کہ جن کی راحت کے لئے غار میں حضرت صدیقؓ نے سانپ سے کٹوا لیا لیکن حضورؐ کی راحت رسانی کے واسطے حرکت نہیں فرمائی پس ایسے محبوب کی اس قدر تکلیف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے جان نثار و محب کو کیسے گوارہ ہوتی چنانچہ لوگ آتے رہے اور آپؐ مصافحہ کرتے رہے۔

مشتبہ کھانے کو حلق میں انگلی ڈال کر قے کر دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام تھا جو ان کو خراج دیتا تھا (یہاں خراج سے وہ محصول مراد ہے جو غلام پر مقرر کیا جاتا ہے اس کی ساری کمائی میں سے کچھ کمائی مالک لیتا ہے) پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ محصول اس غلام کا کھاتے تھے سو لایا وہ ایک دن کچھ کھانے کی چیز اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کھا لیا تو غلام نے کہا تمہیں معلوم ہے کیا تھی یہ چیز؟ جسے تم نے کھایا اور کہاں سے آئی) پس فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے کونسی چیز تھی یہ وہ جسے میں نے کھا لیا۔ اس نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانے میں یعنی اسلام سے پہلے ایک آدمی کو کاہنوں کے قاعدہ سے کوئی خبر دی تھی اور میں اس کام کو اچھی طرح نہیں جانتا تھا (یعنی کاہن لوگ جس طرح باتیں بتلاتے ہیں اور وہ کبھی جھوٹ اور غلط اور کبھی سچ اور صحیح ہو جاتی ہیں۔ اور اس کا یہ ماننا منع ہے اور جو اس فن کے انہوں نے قاعدے مقرر کئے ہیں میں ان سے اچھی طرح واقف نہ تھا۔ مگر بیشک میں نے اس آدمی کو دھوکہ دیا۔ پھر وہ مجھے ملا سو اس نے مجھے وہ چیز جو آپ نے کھائی دی بذریعہ اس کے۔ یعنی جو بات میں نے اس کو بتلا دی تھی اس کے عوض، تو وہ چیز ہے جس میں سے آپ نے کھایا۔ پس داخل فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ حلق میں پھر قے کی۔ یعنی نکال دیا تمام اس چیز کو جو ان کے پیٹ میں تھا۔ یعنی احتیاط اور کمال تقویٰ کی وجہ سے کھانا پیٹ کے اندر کا نکال دیا کیونکہ خاص اس کھانے کا نکالنا تو غیر ممکن تھا سو تمام پیٹ خالی کر دیا، حالانکہ اگر آپؓ قے نہ فرماتے جب بھی گناہ نہ ہوتا۔

چھٹا واقعہ نہایت قلیل تنخواہ پر گذر اوقات کرنا

ابن سعد نے لکھا ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو دوسرے دن صبح کو تجارت کی غرض سے سر پر کپڑے اٹھائے ہوئے بازار کی طرف نکلے۔ اس موقعہ پر حضرت عمرؓ اور ابوعبیدہ بن الجراحؓ سے ملاقات ہو گئی انہوں نے کہا یہ کام کیسے کرو گے حالانکہ مسلمانوں کے معاملات کی ذمہ داری آپ پر ڈال دی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا پھر میں اپنے اہل و عیال کو کہاں سے کھلاؤں گا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کے لئے روزینہ مقرر کر دیں گے لہٰذا انہوں نے ایک بکری کی قیمت کا حصہ مقرر کر دیا۔

ساتواں واقعہ حضرت ابوبکرؓ سے حضرت عمرؓ کی درخواست کہ تھوڑی نرمی فرما دیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت

مفت مشورہ برائے خدمت خلق،
ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔
عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، و ہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔
دیسی دواؤں کا مفت مشورہ
د جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔
حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان
فون کلینک 354840
رہائش 354795
چاندنی چوک، محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

کی ابتداء میں بعض لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اور ہر طرف سے ارتداد کا زور تھا۔ ایسی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بہادر نے بھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ تھوڑی سی نرمی فرما دیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کو ڈانٹا اور فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں متشدد اور زمانہ اسلام میں نامرد و بزدل خدا کی قسم جو شخص ایک بکری کا بچہ زکوٰۃ کا حضور کے زمانہ میں دیتا تھا اور اب نہ دے گا اس سے بھی قتال کروں گا۔ بعض حدیثوں میں ہے کہ اگر ایک رسی بھی زکوٰۃ کی اس وقت دیتا تھا اور اب نہ دے گا تو اس سے بھی قتال کروں گا۔

یہ تھی دین پر پختگی اور دین کا تحفظ کہ ان حضرات کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع سے ذرا سا ہٹنا بھی یقینی طور سے اپنی ہلاکت کے مترادف اور حرکت مشکل تھا۔ (الف) بعض لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کٹتے ہیں اور ان کے عدل و انصاف و دیانت کو غلط سلط تاریخی روایات سے مجروح کرتے ہیں تو قرآن ہم کو ان سے ملا حدیث ان سے ملی تو ہم کس کے پاس جائیں گے کہ جس سے ان کی صحت کا پتہ چلے بقول شیعہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم قابل اعتبار نہ رہے۔ پھر اب کسی اور کا نام بتاؤ جس کے پاس ہم جائیں اور وہ قرآن اور حدیث کی صحت پر گواہی دے اور اس سے کوئی چوک نہ ہوئی ہو۔ اور اس کی دیانت و عدالت حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہو۔

اتباع قرآن میں حضرت صدیق اکبر کا قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنے کا واقعہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک خالہ زاد بھائی مسطح نامی تھے جب منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا طوفان کھڑا کیا لیکن حضرت عائشہ کی پاک دامنی اور اتہام سے برأت کے متعلق قرآن کریم میں صراحت آگئی جس کا تفصیلی بیان اٹھارویں پارہ سورہ نور میں فرما دیا گیا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی کہ مسطح کو جو میں مصارف دیا کرتا تھا۔ اب نہ دوں گا۔ کیونکہ وہ بھی منافقوں کے ساتھ تہمت لگانے میں شریک ہو گیا تھا جب سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۲۴ اور مت بناؤ اللہ کے نام کو نشانہ اپنی قسمیں کھانے کے لئے کہ سلوک کرنے سے اور پرہیزگاری سے اور لوگوں میں صلح کرانے سے بچے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتے جانتے ہیں (آیت ۲۲۴) فوراً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم توڑ کر کفارہ ادا کیا حضرت مسطح کی امداد جاری کر دی۔ (درس قرآن جلد اول ص ۱۴۴)

یاد رہے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ نے سورہ نور کی آیات نازل ہونے کے بعد سچے دل سے توبہ کر لی تھی اللہ کے نبی ﷺ نے بھی معاف فرما دیا تھا۔ لیکن جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برأت کا قائل نہ ہو وہ کافر ہے۔

عبداللہ ہمدانی فرماتے ہیں کہ ایک دن حسن بن زید کے متعلق لکھا جو طبرستان میں دعوت حق کا کام کر رہے تھے اور کمبل اوڑھتے پہنتے تھے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں سرگرم رہتے تھے اور ہر سال بیس ہزار دینار بغداد میں بھیجتے تھے۔ جو اولاد اصحاب رضوان علیہم پر تقسیم کر دیئے جاتے تھے۔ ایک شخص حسن بن زید کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گندے اور قبیح الفاظ استعمال کیے۔

حضرت حسن نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دو۔ یہ سن کر کچھ علوی حضرات نے آگے بڑھ کر کہا کہ حضرت یہ تو ہماری جماعت کا آدمی ہے۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ معاذ اللہ اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: الخبیثات للخبیثین۔ اگر پناہ بخدا حضرت عائشہ خبیثہ تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خبیث ہونا لازم آتا ہے۔ معاذ اللہ۔

کیونکہ زبان خداوندی ہے کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں۔ حالانکہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم اکرم الخلق و اطیب الخلق ہیں اور ان کی زوجہ مطہرہ بھی طیبہ و طاہرہ ہیں، عیب سے پاک ہیں۔

پھر دوبارہ غلام کو حکم دیا کہ اس کافر کی گردن اڑا دو۔ چنانچہ اس کی گردن اڑا دی گئی۔

(الزواجر ابن حجر مکی ج ۲ ص ۹۵)

وظائف الصالحین

مستند وظائف، عملیات، اسماء حسنیٰ بمعنی اور فضائل، روز مرہ کی مسنون دعائیں، آیات شفاء، قرآن کریم کی سورتوں کے فضائل ہفتہ وار نفل نمازیں، منزل اور قرآنی آیات کا مجموعہ

ایک ایسا مکمل مجموعہ
جس کا ہر مسلمان گھرانے میں ہونا ضروری ہے

مضامین ۱۶۳، صفحات ۱۵۴، سائز ۲۲×۳۶/۱۶، کاغذ اعلیٰ سفید
ٹائیٹل ۴ کلر دیدہ زیب ٹائیٹل بمعہ پلاسٹک کوٹنگ
اور خوبصورت جلد بندی

مرتب
سید عامر حسن

ناشر
القادر پرنٹنگ پریس کراچی
وستنداس روڈ نزد پاکستان مسجد، راسوئی جمیلہ اسٹریٹ کراچی ۳
پوسٹ کوڈ ۷۴۴۰۰ فون نمبر: ۷۷۲۳۷۴۸
قیمت: ۴۳ روپے مع ڈاک خرچ
کتاب کراچی کے ہر بک اسٹال پر با آسانی دستیاب ہے
دوکانداروں کے لئے خصوصی رعایت

معاملات میں سچائی و ایمانداری اور اکل حلال و حقوق العباد

تحریر: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

معاملات میں سچائی اور ایمانداری کی تعلیم بھی اسلام کی اصول اور بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔

قرآن شریف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مسلمان وہی ہے جو اپنے معاملات میں اور کاروبار میں سچا اور ایماندار ہو، عہد کا پکا اور وعدے کا سچا ہو، یعنی دھوکہ، فریب اور امانت میں خیانت نہ کرتا ہو، کسی کا حق نہ مارتا ہو، ناپ تول میں کمی نہ کرتا ہو، جھوٹے مقدمے نہ لڑاتا ہو، اور نہ جھوٹی گواہی دیتا ہو، سود اور رشوت جیسی تمام حرام کمائیوں سے بچتا ہو۔ اور جس میں یہ برائیاں موجود ہوں، قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خالص مومن اور اصل مسلمان نہیں ہے بلکہ ایک طرح کا منافق ہے اور سخت درجہ کا فاسق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تمام بُری باتوں سے بچائے۔ اس بارے میں قرآن و حدیث میں جو سخت تاکیدیں آئی ہیں ان میں سے چند ہم یہاں درج کرتے ہیں۔

قرآن شریف کی مختصر سی آیت ہے۔

یایها الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل ط

"اے ایمان والو! تم کسی غلط اور ناجائز طریقے سے دوسروں کا مال نہ کھاؤ"

اس آیت نے کمائی کے ان تمام طریقوں کو مسلمانوں کے لیے حرام کر دیا ہے جو غلط اور باطل ہیں، جیسے دھوکہ فریب کی تجارت، امانت میں خیانت، جوا، سٹہ اور سود رشوت وغیرہ، پھر دوسری آیتوں میں الگ الگ تفصیل بھی کی گئی ہے، مثلاً جو دکاندار اور سوداگر ناپ تول میں دھوکہ بازی اور بے ایمانی کرتے ہیں۔ ان کے متعلق خصوصیت سے ارشاد ہے۔

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ○ واذا کالوهم او وزنوهم یخسرون ○ الا یظن اولٰئک انهم مبعوثون ○ لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین

(سورۃ تطفیف)

اور کم دینے والوں کے لیے بڑی تباہی (اور بڑا عذاب ہے) جو دوسرے لوگوں سے جب ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب خود دوسروں کے لیے ناپتے ہیں تو کم دیتے ہیں، کیا ان کو یہ خیال نہیں ہے کہ وہ ایک بہت بڑے دن اٹھائے جائیں گے جس دن کہ سارے لوگ جزا و سزا کے لیے رب العلمین کے حضور میں حاضر ہوں گے۔

دوسروں کے حقوق دوسروں کی امانتیں ادا کرنے کے لیے خاص طور سے حکم ملا ہے۔

ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الٰی اهلها۔

(سورۃ النساء آیت ۵۸)

اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ جن لوگوں کی جو امانتیں (اور جو حق) تم پر ہوں وہ اُن کو ٹھیک ٹھیک ادا کرو۔

اور قرآن شریف ہی میں دو جگہ اصل مسلمانوں کی یہ صفت اور پہچان بتلائی گئی ہے۔

والذین هم لاٰمٰنٰتهم وعهدهم راعون ○

وہ جو امانتوں کے ادا کرنے والے اور وعدوں کا پاس رکھنے والے ہیں۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اکثر خطبوں اور وعظوں میں فرمایا کرتے تھے کہ:۔

"یاد رکھو جس میں امانت کا وصف نہیں اس میں ایمان بھی نہیں اور جس کو اپنے عہد اور وعدے کا پاس نہیں، اُس کا دین میں کچھ حصّہ نہیں۔"

ایک اور حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"منافق کی تین نشانیاں ہیں، جھوٹ بولنا امانت میں خیانت کرنا اور وعدہ پورا نہ کرنا۔"

تجارت اور سوداگری میں دھوکہ فریب کرنے والوں کے متعلق آپؐ نے فرمایا۔

"جو دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں اور مکر و فریب دوزخ میں لے جانے والی چیز ہے۔"

یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ارشاد فرمائی جبکہ ایک دفعہ مدینے کے بازار میں آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیچنے کے لیے اس نے غلے کا ڈھیر لگا رکھا ہے لیکن اوپر سوکھا غلہ ڈال رکھا ہے اور اندر کچھ تری ہے، اُس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

" ایسے دھوکے باز ہماری جماعت سے خارج ہیں "۔

پس جو دکاندار گاہکوں کو مال کا اچھا نمونہ دکھائیں اور جو عیب ہو اُس کو ظاہر نہ کریں، تو حضورؐ کی اس حدیث کے مطابق وہ سچے مسلمانوں میں سے نہیں ہیں، اور خدا نہ کرے وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

" جو کوئی ایسی چیز کسی کے ہاتھ بیچے جس میں کوئی عیب اور خرابی ہو، اور گاہک پر وہ اس کو ظاہر نہ کرے تو ایسا آدمی ہمیشہ اللہ کے فرشتے لعنت کرتے رہیں گے "۔

بہرحال اسلامی تعلیم کی رو سے تجارت اور کاروبار میں ہر قسم کی دغا بازی اور جعل سازی حرام اور لعنتی کام ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والوں سے اپنی بے تعلقی کا اعلان فرمایا ہے، اور ان کو اپنی جماعت سے خارج بتلایا ہے۔

اسی طرح سود اور رشوت کا لین دین بھی (اگرچہ دونوں طرف کی رضامندی سے ہو) قطعاً حرام ہے۔ اور ان کے لینے دینے والوں پر حدیثوں میں صاف صاف لعنت ہے۔ سود کے متعلق تو مشہور حدیث ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔

" اللہ کی لعنت ہو سود کے لینے والے پر اور دینے والے پر اور سودی دستاویز لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر "۔

اور اسی طرح رشوت کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ:۔

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے رشوت کے لینے پر اور دینے والے پر "۔

ایک اور حدیث میں یہاں تک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کہ

" جس شخص نے کسی آدمی کے لیے کسی معاملے میں (جائز) سفارش کی، پھر اس آدمی نے اس سفارش کرنیوالے کو کوئی تحفہ دیا اور اس نے یہ تحفہ قبول کر لیا تو یہ بھی اس نے بڑا گناہ کیا (گویا یہ بھی ایک طرح کی رشوت اور ایک قسم کا سود ہوا) "۔

بہرحال یہ رشوت اور سود کا لین دین اور تجارت میں دھوکہ بازی اور بے ایمانی اسلام میں سب یکساں طور پر حرام ہیں، اور ان سب سے بڑھ کر حرام یہ ہے کہ جھوٹی مقدمہ بازی کے ذریعہ یا محض زبردستی کسی دوسرے کی چیز پر ناجائز مقدمہ درج کر لیا ہے۔

ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" جس شخص نے کسی کی زمین کے کچھ بھی حصے پر ناجائز قبضہ کیا تو قیامت کے دن اس کو یہ عذاب دیا جائے گا کہ زمین کے اس ٹکڑے کے ساتھ وہ زمین میں دھنسایا جائے گا۔ یہاں تک کہ سب سے نیچے کے طبقے تک دھنستا چلا جائے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے، کہ

" جس شخص نے (حاکم کے سامنے) جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کی کسی چیز کو ناجائز طریقے سے حاصل کر لیا تو اللہ نے اس کے لیے دوزخ کی آگ واجب کر دی ہے، اور جنت اس کے لیے حرام کر دی ہے "۔ یہ سن کر کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! " اگرچہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہو؟ " آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ " ہاں! اگرچہ وہ پیلو کے جنگلی درخت کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو "۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ باز کو آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

" دیکھو! جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی دوسرے کا کوئی بھی مال ناجائز طریقے سے حاصل کرے گا، وہ قیامت میں اللہ کے سامنے کوڑھی ہو کر پیش ہوگا "۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" جس کسی نے کسی ایسی چیز پر دعویٰ کیا جو واقعہ میں اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے، اور اُسے چاہیے کہ دوزخ میں اپنی جگہ بنا لے "۔

اور جھوٹی گواہی کے متعلق ایک حدیث میں ہے کہ:۔

" حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کی نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوگئے، اور آپ نے ایک خاص انداز میں تین دفعہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے برابر کر دی گئی ہے "۔

حرام مال کی نجاست اور نحوست

مال حاصل کرنے کے جن ناجائز اور حرام ذریعوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے ذریعے جو مال بھی حاصل ہوگا وہ حرام اور ناپاک ہوگا اور جو شخص اس کو اپنے کھانے پہننے میں استعمال کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس کی نمازیں قبول نہیں ہوں

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۴۳۵۰۸۰

گی، دعائیں قبول نہ ہوں گی، حتیٰ کہ اگر وہ اس سے کوئی نیک کام کرے گا تو وہ بھی اللہ کے یہاں قبول نہ ہوگا، اور آخرت میں اللہ کی خاص رحمتوں سے وہ محروم رہے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

”جو شخص (کسی ناجائز طریقے سے) کوئی حرام مال حاصل کرے گا اور اس سے صدقہ کرے گا تو اس کا یہ صدقہ قبول نہ ہوگا اور اس میں سے جو کچھ (اپنی ضرورتوں اور مصلحتوں میں) خرچ کرے گا اس میں برکت نہ ہوگی اور اگر اس کو ترکہ میں چھوڑ کر مرے گا تو وہ اس کے لیے جہنم کا توشہ ہوگا۔ یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں مٹاتا (یعنی حرام مال کا صدقہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ نہیں بن سکتا) بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے، کوئی ناپاکی دوسری ناپاکی کو ختم کرکے اس کو پاک نہیں کر سکتی۔“

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

”اللہ تعالیٰ خود پاک ہے اور وہ پاک اور حلال مال ہی کو قبول کرتا ہے پھر آخر حدیث میں آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا۔ جو دور دراز سفر کرکے (کسی خاص متبرک مقام پر دعا کرنے کے لیے) اس حال میں آئے کہ اس کے بال پراگندہ ہوں اور سر سے پاؤں تک وہ غبار میں اٹا ہوا ہو، اور آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا اٹھا کے وہ خوب الحاح کے ساتھ دعا کرے، اور کہے:۔ اے میرے رب اے میرے پروردگار! لیکن اس کا کھانا پینا مال حرام سے ہو اور اس کا لباس بھی حرام کا ہو اور حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہو، تو اس حالت میں یہ دعا کیونکر قبول ہوگی۔

مطلب یہ ہے کہ جب کھانا پینا سب حرام مال سے ہو تو دعا کی قبولیت کا کوئی استحقاق نہیں رہتا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

”اگر کوئی شخص ایک کپڑا دس درہم میں خریدے، اور ان دس میں سے ایک درہم حرام ذریعے سے آیا ہوا تو جب تک وہ کپڑا جسم پر رہے گا اس شخص کی کوئی نماز بھی اللہ کے ہاں قبول نہ ہوگی۔“

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”جو جسم حرام مال سے پلا ہو، وہ جنت میں نہ جا سکے گا۔“

بھائیو! اگر ہمارے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کے سننے کے بعد ہم کو قطعی طور سے طے کر لینا چاہیے کہ خواہ ہمیں دنیا میں کیسی ہی تنگدستی اور تکلیف سے گزارا کرنا پڑے ہم کسی ناجائز اور حرام ذریعے سے کبھی کوئی پیسہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے اور بس حلال آمدنی ہی پر قناعت کریں گے۔

پاک کمائی اور ایماندارانہ کاروبار

پھر اسلام میں جس طرح کمائی کے ناجائز طریقوں کو حرام اور ان سے حاصل ہونے والے مال کو خبیث اور ناپاک قرار دیا گیا ہے اسی طرح حلال طریقوں سے روزی حاصل کرنے اور ایمانداری کے ساتھ تجارت اور کاروبار کرنے کی بڑی فضیلت بتائی گئی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

”حلال کمائی کی تلاش بھی دین کے مقررہ فرائض کے بعد ایک فریضہ ہی ہے۔“

ایک دوسری حدیث میں اپنی محنت سے روزی کمانے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

”کسی نے اپنی روزی اس سے بہتر طریقے سے حاصل نہیں کی کہ خود اپنے دست و بازو سے اس کے لیے اس نے کام کیا ہو اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا طریقہ یہی تھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کچھ کام کرکے اپنی روزی حاصل کرتے تھے۔“

ایک اور حدیث میں ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ:۔

”سچائی اور ایمانداری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر (قیامت میں) نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔“

معاملات میں نرمی اور رحمدلی

مالی معاملات اور کاروبار میں جس طرح سچائی اور ایمانداری پر اسلام میں بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور اس کو اعلیٰ درجے کی نیکی اور ذریعۂ قرب خداوندی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح اس کی بھی بڑی ترغیب دی گئی ہے اور بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ معاملہ اور لین دین میں نرمی کا رویہ اختیار کیا جائے اور سخت گیری سے کام نہ لیا جائے۔

ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”اللہ کی رحمت ہو اس بندے پر جو خرید و فروخت میں اور دوسروں سے اپنا حق وصول کرنے میں نرم ہو۔“

ایک دوسری حدیث میں ہے، آپ نے ارشاد فرمایا۔

”جو آدمی اللہ کے کسی غریب اور تنگدست بندے کو قرض کی ادائیگی میں مہلت دے دے یا کلی یا جزئی طور پر اپنا

باقی صفحہ ۲۴ پر

ماہ جمادی الاولیٰ
تاریخ کے آئینے میں

از: مولانا مشتاق احمد عباسی کراچی

ماہ جمادی الاولیٰ میں اگرچہ شرعی اعتبار سے کوئی مخصوص احکام و اعمال نہیں تاہم تاریخ کی روشنی میں بہت یادیں اس ماہ سے وابستہ ہیں۔ ماہ جمادی الاولیٰ میں مشہور یادگار جنگ موتہ ہوئی یہ ۸ھ میں ہوئی۔ ۸ھ ماہ جمادی الاولیٰ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی ولادت ہوئی۔ ماہ جمادی الاولیٰ ۳۴ھ میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ ماہ جمادی الاولیٰ ۴۴ھ میں حضورؐ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی۔ اسی ماہ ۷۳ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت ہوئی۔ اسی ماہ ۱۲۳۳ھ میں مشہور مفسر قرآن خاندان ولی اللہ کے چشم و چراغ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین دہلویؒ کی وفات ہوئی۔ اسی ماہ میں ۱۲۹۷ھ کو قاسم العلوم والخیرات محسن العلماء حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی وفات ہوئی۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۷ھ میں پیران پیر عاشق رسول حضرت سید امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی وفات ہوئی۔ اسی ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ میں فقیہ الامت عارف کامل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی وفات ہوئی۔ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی وفات ہوئی۔ اسی ماہ ۱۴۰۰ھ میں حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ کی وفات ہوئی۔ اسی ماہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء میں دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ جشن منعقد ہوا۔ اسی ماہ ۱۲ جمادی الاولیٰ میں خاندان نبوی کے چشم و چراغ حضرت سیدنا زین العابدین کی وفات ہوئی۔ ۲۹ جمادی الاولیٰ میں سیف من سیوف اللہ حضرت سیدنا خالد بن ولیدؓ کی وفات ہوئی۔ اسی ماہ میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی وفات ہوئی۔ اسی ماہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ کی وفات ہوئی۔ ان یادگاروں میں سے اگر کسی ایک پر کچھ لکھا جائے تو سینکڑوں صفحات سیاہ ہو جائیں گے ہم صرف غزوہ موتہ کا مختصر تذکرہ کریں گے۔

غزوہ موتہ ماہ جمادی الاولیٰ میں ہوا

یہ حق و باطل کی عظیم جنگ ۸ھ میں لڑی گئی۔ مشرکین مکہ، مدینہ کے یہودی اور منافقین بھی اسلام کے خلاف برسرپیکار تھے۔ اور یہ خطرہ ہر وقت تھا کہ کسی وقت اگر کوئی بیرونی طاقت مسلمانوں پر حملہ کرے تو یہ تینوں ان کا ساتھ دیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیرونی قوتوں کو مرعوب کرنے کے لئے پہلے ہی مسلمانوں کو جہاد پر آمادہ کر دیا تاکہ وہ مسلمانوں پر حملہ کی جرأت نہ کر سکیں۔ غزوہ موتہ کا ایک بڑا سبب حضورؐ کے سفیر حضرت عمیر ازدیؓ کو شرجیل بن عمر غسانی گورنر کا شہید کرنا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سفیر کی شہادت کا بڑا افسوس تھا۔ چنانچہ اس غسانی سرکش کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر مقام جرف میں جمع فرمایا۔ یہ لشکر تین ہزار جانبازوں پر مشتمل تھا۔

اسلامی لشکر کے تین کمانڈرؓ

ان تین ہزار جانبازوں کے تین کمانڈر مقرر کئے گئے۔ ۱۔ حضرت زید بن حارثہؓ۔ ۲۔ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ ۳۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ۔ حضورؐ نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ اگر یہ تینوں شہید ہو جائیں تو مسلمان اپنے مشورے سے کسی کو اپنا کمانڈر بنا لیں۔ حضورؐ کے اس ارشاد مبارک سے یقین ہو گیا تھا کہ یہ تینوں تو ضرور شہید ہوں گے۔ مسلمانوں کے اس قلیل لشکر کے مقابلے کے لئے کفار کا دو لاکھ کا لشکر تھا۔ یہ لشکر کیل کانٹے سے مسلح تھا۔

عبداللہ بن رواحہ کا تاریخی خطبہ

مسلمانوں کو جب یہ معلوم ہوا کہ ہمارے مقابلے کیلئے دشمن کا دو لاکھ افراد پر مشتمل لشکر موجود ہے۔ اس موقعہ پر بعض صحابہ کرامؓ نے رائے دی کہ اس تازہ صورت حال سے حضورؐ کو مطلع کر کے آپؐ کی رائے لی جائے۔ یہ مشورے ہو رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے گرج کر فرمایا۔ میرے ساتھیو مجاہدو! ہم شہادت کی آرزو لے کر نکلے ہیں۔ ہم کافروں سے تعداد و اسلحہ کے بل بوتے پر نہیں لڑتے بلکہ ہم اللہ کی مدد و نصرت کے ساتھ دین حق کی سربلندی کے لئے لڑتے ہیں۔ میرے مجاہد ساتھیو ہمت کرو اور مقتل کی طرف پیش قدمی کرو۔ ہمیں شہادت ملے گی یا فتح و ظفر حاصل ہو گی۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے پرجوش خطاب کے بعد مسلمانوں نے زبردست حملہ کر دیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ اسلام کا جھنڈا حضرت زید بن حارثہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ یہاں تک کہ وہ مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اس کے بعد اسلام کا جھنڈا دوسرے کمانڈر حضرت جعفرؓ نے سنبھال لیا۔ وہ شیر کی طرح حملہ آور ہوئے یہاں تک کہ ان کا ایک بازو کٹ گیا۔ بازو کٹنے کے بعد فوراً دوسرے ہاتھ سے اسلام کا جھنڈا تھام لیا۔ جب دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا تو گردن سے جھنڈا لگا کر سینے سے تھام لیا۔ یہاں تک کہ اسی حال میں وہ بھی شہادت کے مرتبہ پر سرفراز ہو گئے۔ اس کے بعد تیسرے کمانڈر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے اسلامی علم ہاتھ میں لے لیا۔ وہ بھی مردانہ وار لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے

چوتھے کمانڈر خالد بن ولیدؓ

اسلامی فوج کے تینوں کمانڈروں کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے مشورے سے حضرت خالد بن ولیدؓ کو کمانڈر بنا دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسلامی جھنڈا تھاما اور بجلی کی طرح میدان میں کود پڑے۔ کبھی لشکر کے میمنہ کو آگے بڑھاتے کبھی میسرہ کو آگے لاتے۔ غرض شام تک تین ہزار غازیوں کو ایک لاکھ کے لشکر

باقی صفحہ ۲۷ پر

جب مرزا قادیانی کو موت آئی

ایک رپورٹ ● ایک تجزیہ ● ایک تبصرہ

تحریر: طاہر رزاق، لاہور

مرزا قادیانی ہیضہ کا شکار ہو کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے رات لاہور میں واصل جہنم ہوا۔ اس کی ارتھی کو مال گاڑی پر لاد کر قادیان لے جایا گیا اور قادیان کی خاک سے اٹھنے والے اس منحوس وجود کو قادیان ہی کی خاک میں دفن کر دیا گیا۔ اس ملعون ازلی کے مرض الموت سے موت تک اور پھر موت سے تدفین تک کے پروگرام کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

مرض	ہیضہ
دن	منگل
وقت	رات
ٹائم	ساڑھے دس بجے
موسم	گرما
مہینہ	مئی
تاریخ	۲۶
شہر	لاہور
جائے مرگ	ٹٹی خانہ
مدفن	قادیان

بندہ حقیر پر تقصیر کی عقل و دانش کے مطابق مندرجہ بالا سارے پروگرام کی تشکیل یوں ہوئی کہ کاذب زمان مرتد ہندوستان مرزائے قادیان نے کئی علمائے اسلام سے مباہلہ کیا۔ آخری مباہلہ قادیانیت پر برسنے والی شمشیر بے نیام مناظر اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری سے ہوا۔ جس میں مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کو ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک مطبوعہ اشتہار کے ذریعے مباہلے کا چیلنج دیا۔ جس کا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ"۔ اس میں مرزا قادیانی نے مولانا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا!

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اکثر اوقات اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ سو اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون اور ہیضہ کے امراض مہلکہ سے۔"

مباہلہ سنت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور مباہلہ میں جھوٹے پر اللہ کا عذاب لپک لپک کر نازل ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ اس مباہلہ میں مرزا قادیانی نے رب ذوالجلال سے یہ درخواست کی تھی کہ مولا تو جھوٹے کو سچے کی زندگی میں مار دے۔ مباہلہ میں مرزا قادیانی جھوٹا تھا اس لئے کذاب کو اس کے سچے حریف مولانا امرتسری کی زندگی میں مارنے کا پروگرام بن گیا لیکن سب سے پہلا سوال یہ اٹھا کہ مرزا قادیانی کو کس مرض سے مارا جائے۔ اس سوال پر ساری بیماریاں اللہ کے حضور محو التجا ہو گئیں۔

بخار بولا! مولا تو اس کو میرے حوالے کر میں اپنی تپش سے اس کے وجود کو جلا کر خاک سیاہ بنا دوں گا۔

کھانسی بولی اللہ تو اسے میرے حوالے کر میں اس کے پھیپھڑے پھاڑ دوں گی۔

کینسر بولا۔ رب ذوالجلال اسے میرے شکنجے میں دے میں اس کے پورے جسم کو پھاڑ دوں گا اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اس کی جان قسطوں میں نکلے گی۔

سردرد بولا مالک کائنات! تو مجھے اس پر مسلط کر دے میں اس کے دماغ کے پرخچے اڑا دوں گا۔

خارش بولی یا حی یا قیوم! تو مجھے موقع دے میں اسے ڈانس کرا کرا کر مار دوں گی۔

غرضیکہ ساری بیماریوں نے یہ سعادت حاصل کرنے کے لئے اپنے حق میں خوب سے خوب تر دلائل دیئے۔ ایک کونے میں مسٹر ہیضہ بیٹھا تھا وہ بڑے احترام سے کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ مولا! تیرے پاس بڑی خطرناک اور ہولناک بیماریاں ہیں۔ میں ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ لیکن مولا! کیونکہ تیری ساری بیماریوں میں سب سے گندہ میں ہوں اور تیری ساری مخلوق میں سب سے گندہ یہ ہے لہٰذا اصول یہی ہے کہ گندے کو گندہ مارے۔ اس لئے مرزے کو مارنے کا حق میرا بنتا ہے۔ ماحول پر خاموشی چھا گئی اور فیصلہ ہیضہ کے حق میں ہو گیا۔

پھر سوال اٹھا کہ اس کی موت کا کون سا دن رکھا جائے۔ ہر دن اللہ سے التجائیں کرنے لگا کہ مرزے کی موت کے لئے اس کا انتخاب کیا جائے۔ تاکہ مرزا اس کے دامن میں تڑپ تڑپ کر جان دے اور وہ اسے تڑپتا پھڑکتا دیکھ کر اپنے کلیجے کو ٹھنڈا کر سکے۔ لیکن منگل نے روتے ہوئے کہا۔ اے اللہ! مرزا قادیانی کذاب کا کہنا تھا کہ منگل کا دن بڑا منحوس ہے۔

واضح رہے کہ سیرت المہدی میں مرزا بشیر احمد ایم اے صفحہ [illegible] پر اپنی والدہ کے حوالے سے لکھتا ہے کہ حضرت صاحب منگل کے روز کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اس کے منہ سے طعن و تشنیع کے نکلے ہوئے یہ میرے

سینے میں پیوست ہو جاتے۔ اور وہ بلبلا اٹھتا، خداوندا! اب میرے ساتھ یہی انصاف ہوگا کہ اسے منگل والے دن ہی مارا جائے۔ تاکہ رہتی دنیا تک جن و انس اس پر لعنتوں کی بوچھاڑ کرتے رہیں۔ ـــــ کہ دیکھو مردود جس دن کو منحوس کہتا تھا اسی دن مرگیا۔ پھر کیا تھا منگل بازی لے گیا۔

سوال اٹھا کہ اسے دن کو مارا جائے یا رات کو؟

دن کہنے لگا میرے مالک اسے دن میں مارا جائے۔ کیونکہ یہ اپنی نبوت کا زیادہ سارا کام دن میں کرتا تھا۔ لوگوں سے چندے دن میں بٹورتا تھا۔ بھاری رقوم کے منی آرڈر دن میں وصول کرتا تھا۔ دن میں ہی اپنے مریدوں کی محفل سجا کر انہیں اپنے الہامات سناتا تھا۔ دن میں ہی مناظرے اور مباحثے کرتا تھا۔ دن میں ہی کچہری میں رقوم وصول کرتا تھا۔ اکثر دن میں ہی لوگوں سے بیعت لیتا تھا۔ میرے مالک اس نے مجھ میں بڑے گناہ کئے ہیں اس لئے میرا قرض چکایا جائے۔ اور اسے دن میں ہی مارا جائے۔

رات گھگیائی آواز میں بولی میرے خالق! اگر فیصلہ اس کے گناہوں اور سیاہ کرتوتوں کے تناسب سے ہی کرنا ہے تو میرے مولا میرے دل کے زخموں کی زبان سے زخمی داستانیں بھی سن۔ میرے مولا! ای پلومر کی شراب رات کو پیتا تھا جس سے ٹانگیں رات کو دبواتا تھا۔ رات کو ہی ابلیس آکر اسے شیطانی وحی سے نوازتا تھا۔ اور اگلے دن کے لئے شیطانی پروگرام عطا کرتا تھا۔ رات کو ہی عریاں اور حیا سوز شاعری کرتا تھا۔ رات کے اندھیرے میں ہی اپنی باطل تصانیف کا فعل شنیع سر انجام دیتا تھا۔ لوگوں سے سارے دن کا بٹورا ہوا چندہ رات کو ہی گنتا تھا اور خوشی سے آوارہ قہقہے لگاتا تھا۔ رات کو ہی نجی نجی سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کرتا تھا اور پھر جب یہ شیطانی کام کرتے کرتے تھک جاتا تو بستر پر دراز ہو جاتا اور پھر رات کی تاریکی اور سناٹے میں نوجوان لڑکیاں اسے پنکھا جھلنے لگتیں اور یہ ننگ انسانیت بے حیائی کی ہواؤں میں بے غیرتی کی نیند سو جاتا۔ رات ہچکیاں لے لے کر روتی ہوئی کہنے لگی میرے مالک! میرے زیر زبان اور میرے دل کی تہوں میں ایسی ایسی داستانیں چھپی ہوئی ہیں کہ اگر شرم و حیا مجھے بیان کرنے کی اجازت دیں تو دن خود ہی میرے حق میں دستبردار ہو جائے گا۔

جواباً دن نے بھی تڑپ کر دلائل کی مشین گن چلا دی دونوں طرف کے دلائل بڑے وزنی تھے۔ لہٰذا دونوں کو راضی کرتے ہوئے فیصلہ ہوا کہ مرزا کو رات کو مارا جائے اور دن کو اس کا جنازہ نکالا جائے گا۔ یوں رات نے فرسٹ پوزیشن اور دن نے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔

یہ فیصلہ تو ہو گیا کہ مرزا رات کو مردار ہوگا۔ لیکن پھر سوال اٹھا کہ رات کو کتنے بجے مارا جائے۔

ایک بولا اسے رات کے ۱ بجے مارا جائے۔ کیونکہ اس نے خدائے واحد کی شان میں بھی کافی ہرزہ سرائی کی ہے۔

۲ بولا اسے رات کے ۲ بجے ختم کیا جائے۔ کیونکہ یہ مردِ منحنی ہی پوری کائنات کی دو عظیم ہستیوں یعنی اللہ اور رسول اللہ کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

تین بولا نہیں اسے تین بجے نچوڑا جائے کیونکہ اس نے اللہ، رسول اللہ اور کتاب اللہ پر بڑے رکیک حملے کئے ہیں۔

چار بولا نہیں نہیں اسے چار بجے نچوڑا جائے۔ کیونکہ یہ نبیؐ کے چار یاروں اور اللہ کے پیاروں سے انتہائی بغض و عناد رکھتا ہے۔

اسی طرح دیگر اعداد اپنے اپنے حق میں بڑے مضبوط اور قوی دلائل دیتے رہے۔ سب سے آخر میں دس اٹھا اور عرض کرنے لگا۔

اے سمیع علیم و بصیر! اگر اسے ایک بجے مارا جائے تو اسے ایک جرم کی سزا ملے گی۔

اگر اسے ۲ بجے کلین بولڈ مارا گیا تو اسے صرف ۲ جرائم کی سزا ملے گی۔ اگر اسے تین بجے ’’ٹھاہ‘‘ کیا گیا تو اسے صرف تین جرائم کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

اگر اسے چار بجے رگڑا گیا تو اسے صرف چار جرائم کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اگر رات کے بارہ بجے بھی اس کا خاتمہ کیا گیا تو اس کے کفر و جرم میں صرف بارہ جرائم ہوں گے۔ لیکن میرے مالک اس کے جرائم تو ان گنت اور بے شمار ہیں۔ میرے مولا معاشرے میں جو شخص ہر سمت سے ہر پہلو سے اور ہر جہت سے مجرم ہوا سے دس نمبریا کہا جاتا ہے ـــ کیونکہ مرزا قادیانی ہر پہلو، ہر سمت اور ہر جہت سے اسلامی دنیا کا مجرم اعظم ہے۔ لہٰذا اس کے تمام جرائم کو ایک اصطلاح ’’دس نمبریا‘‘ قرار دے سکتے ہیں۔ اور کیونکہ یہ دس نمبریا ہے ـــ اس لئے اس کو دس بجے مارا جائے۔ نہیں یہ تو بلکہ دس نمبریا سے بھی بڑھ کر ’’ساڑھے دس نمبریا‘‘ ہے۔ لہٰذا اسے ساڑھے دس بجے مارا جائے۔ دس کے الفاظ چونکہ منطقی اور عقل و دانش پر مبنی تھے۔ اس لئے فوری طور پر مرزا قادیانی کی موت کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر ہوگیا ہے۔

پھر سوال اٹھا کہ مرزا قادیانی کو کس موسم میں مارا جائے۔ گرمی میں یا سردی میں؟

گرمی نے گرم گرم دلائل دیتے ہوئے کہا کہ اے خدا! اسے گرمی کے موسم میں مردار کر۔ کیونکہ اگر یہ گرمی کے موسم میں مرا تو اس کی میت بے حیثیت ایک دو دن رکھی جائے گی۔ اور اگر گرمی میں مرا تو جلد متعفن ہو جائے گا۔ ایک غلیظ مرتد مردہ اوپر سے ہیضہ کی موت منہ اور مقعد سے غلاظت کا اخراج مسلسل کفن کا غلاظت میں لتھڑا جانا اور اوپر سے چلچلاتی . . . دھوپ، میت سے بدبو کے ایسے بھبکے اٹھیں گے کہ قادیانیوں کے دماغ پھٹ جائیں گے۔ جنازے کا جلوس جہاں سے گذرے گا۔ بدبو کی تاب نہ لاتے ہوئے لوگ بھاگ جائیں گے۔ اور اس جیسی نبی پر لعنتوں کے ڈونگرے برسائیں گے۔

گرمی کے دلائل سننے کے بعد سردی نے گرمی کی افادیت پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے گرمی کے حق میں دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور یوں مرزا قادیانی گرمی کے سپرد کر دیا گیا۔ موسم تو گرمی کا طے ہو گیا لیکن پھر سوال اٹھا کہ مہینہ کون سا رکھا جائے۔؟

موسم گرما میں آنے والے سارے مہینے ماہر قانون دانوں کی طرح اپنے اپنے حق میں خوب سے خوب تر دلائل دینے لگے۔ لیکن ماہ مئی سب پر سبقت لے گیا۔ مئی رب کے حضور نہایت ادب و احترام سے عرض کرنے لگا۔ اے رب ذوالجلال! موسم گرما کا آغاز مجھ ہی سے ہوتا ہے۔ میرے آتے ہی لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ گرمی آگئی اور گرمی سے نمٹنے کے انتظامات کرنے لگتے ہیں۔ ویسے تو سارے مئی میں گرمی اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ لیکن اگر مئی کے آخری عشرے کا انتخاب کر لیا جائے

تو یہ مرنے پر سب لوگوں کو آرام ہو گا اور مرزے کی موت کا جشن بھی جوبن پر ہو گا۔ میری لو کیلی اور آگ برساتی کرنیں مرزے کے جسم سے بدبو، تعفن اور سڑاند کے ایسے طوفان اٹھائیں گی کہ الامان والحفیظ۔ اس کے علاوہ میرا قدرتی حق بھی بنتا ہے کہ م سے مٹی اور م سے مرزا قادیانی اور م سے ہی مسیح کذاب، م سے مٹی اور م سے منارۃ المسیح، م سے مٹی اور م سے مرتد، ماہ مٹی لیے جا رہا تھا اور سارے بیٹھے چپ سادھے اس کے دلائل سن رہے تھے۔ فیصلہ میرٹ پر ہو گیا۔ اور مٹی فاتح قرار پایا۔ جیتنے نے انتہائی مسرت کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے بڑی گرمجوشی سے مٹی سے مصافحہ کیا اور فرط مسرت سے بغلگیر ہو گیا کہ ابھی ٹیم تیار ہو رہی ہے۔

پھر سوال اٹھا کہ مٹی کی تاریخ کون سی رکھی جائے۔

ہر تاریخ کو باری باری بولنے کا موقع دیا گیا۔ ساری تاریخوں نے یہ "سعادت" حاصل کرنے کے لیے دلائل کے دریا بہا دیے۔ لیکن جب ۲۶ تاریخ نے اپنے دلائل دینے شروع کیے تو ساری تاریخیں اس کی ذہانت و فطانت پر عش عش کر اٹھیں اور ماحول علم و حکمت کی خوشبوؤں سے جھومنے لگا۔ ۲۶ تاریخ اللہ کے حضور التجا کرتے ہوئے کہنے لگی۔ "اے رب السموات والارض اس نبی کاذب کا پورا نام مرزا غلام احمد قادیانی نبی فرنگ ہے اگر اس کے پورے نام کے حروف تہجی کو گنا جائے تو وہ پورے چھبیس بنتے ہیں۔ اس لیے یہ میرا فطری اور قدرتی حق ہے۔" پھر ۲۶ تاریخ نے مرزا قادیانی کے پورے نام کے حروف تہجی گنواتے ہوئے کہا۔

مرزا	م، ر، ز، ا	۴
غلام	غ، ل، ا، م	۴
احمد	ا، ح، م، د	۴
قادیانی	ق، ا، د، ی، ا، ن، ی	۷
نبی	ن، ب، ی	۳
فرنگ	ف، ر، ن، گ	۴
ٹوٹل		۲۶

۲۶ مئی کی اس انوکھی نرالی اور اچھوتی دلیل پر سب نے اسے مبارکباد دی اور انہیں مبارکباد کی صداؤں میں ۲۶ تاریخ موت کی تاریخ مقرر کرنے کے بعد پھر سوال اٹھا کہ مرزا قادیانی کو کس شہر میں مارا جائے۔ خدا کی دھرتی پر بسنے والے سارے شہر جھولیاں پھیلا پھیلا کر اللہ سے یہ مراد طلب کرنے لگے۔ ہر ایک نے رب العزت کو مرزا قادیانی کے بارے میں اپنے غم و غصہ سے آگاہ کیا۔ شہر لاہور اپنی باری پر بڑے وقار سے اٹھا اور گویا ہوا۔ خداوندا! ہر شہر تیرے رسول کے دشمن کو دبوچنے کے لئے تڑپ رہا ہے۔ اس کی تڑپ اپنے پیچھے شعلہ زن جذبات لئے ہوئے ہے۔ لیکن اے مختار کل! اس کا میرے ذمہ ایک قرض ہے جو مجھے چکانا ہے۔ آج سے کچھ برس قبل اس دجال نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو لاہور کی شاہی مسجد میں مناظرے کا چیلنج دیا تھا۔ جواب میں حضرت پیر صاحب نے کہا تھا اے مرزا قادیانی جو سچا ہو گا بچ جائے گا جو جھوٹا ہو گا مر جائے گا۔ اس دن میں بڑا خوش تھا کہ شکار قابو آ گیا۔ اور اپنے نصیبوں پر رشک کر رہا تھا۔ لیکن عین وقت پر عیار مرزا قادیانی میدان سے فرار ہو گیا اور میں ہاتھ ملتا رہ گیا۔ اور اس وقت سے آج تک انتقام کے شعلوں میں جھلس رہا ہوں۔ میرا وجود انگارا بن چکا ہے۔ کریما! تو اسے میرے حوالے کر دے تاکہ میں اپنے جلتے ہوئے کلیجے کو ٹھنڈا کر سکوں۔ ! مولا میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ بعد از موت اس کے جنازے کے ساتھ جو سلوک لاہور کے جیالوں نے کرنا ہے وہ کوئی اور شہر نہیں کر سکتے۔ اور پھر میں اپنی دوربین نگاہوں سے یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ ۱۹۵۳ء کی ختم نبوت کی تحریک میں لاہور کی بہادر مائیں اپنے دس ہزار سجیلے جوان بیٹے تیرے نبی کی عزت و ناموس پر نثار کر دیں گی۔ لاہور نے اپنا مقدمہ خوب لڑا اور فاتح ٹھہرا۔ سب نے زیر لب مسکراتے ہوئے لاہور کو مبارکباد دی اور آنکھوں کی زبان میں گفتگو کرتے ہوئے کہا انشاء اللہ جلد ہی۔۔۔ ملاقات ہو گی۔

یہ مسئلہ تو طے ہو گیا کہ مرزا قادیانی لاہور میں مرے گا لیکن پھر یہ سوال اٹھا کہ لاہور میں کس مقام پر مرے گا۔ سوال سنتے ہی "ٹٹی خانہ" جست لگا کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اے مالک! لوگ میدانوں میں مرتے ہیں۔ صحراؤں میں مرتے ہیں، کوہساروں میں مرتے ہیں، سمندروں میں مرتے ہیں، فضاؤں میں مرتے ہیں۔ ہواؤں میں مرتے ہیں۔ شاہراہوں پر مرتے ہیں۔ گلیوں میں مرتے ہیں۔ مکانوں میں مرتے ہیں۔ باورچی خانوں میں مرتے ہیں۔ حتیٰ کہ غسل خانوں میں مرتے ہیں۔ لیکن ٹٹی خانوں میں کوئی نہیں مرتا۔ کریما! میری بھی ایک حیثیت ہے۔ میرا بھی ایک محل وقوع ہے۔ میرا بھی ایک جغرافیہ ہے۔ ایک مرتبہ میرے اندر بھی ہو جائے۔ اگر اس جیسا گندہ انسان بھی مجھ میں نہ مرا تو تو قیامت تک مجھ میں کوئی نہیں مرے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹٹی خانہ ہچکیاں لے لے کر رونے لگا۔ رب العزت کو اس پر ترس آ گیا اور فیصلہ ٹٹی خانے کے حق میں ہو گیا۔ ٹٹی خانہ نے فوراً ہچکیاں روک لیں اور ایک زوردار قہقہہ لگایا اور پورا ماحول زعفران زار بن گیا۔

پھر سوال اٹھا کہ مرزا قادیانی کو دفن کس شہر میں کیا جائے۔؟

سوال سنتے ہی سارے شہر پیش قدمی کرتے ہوئے۔ سپاہیوں کی طرح الرٹ ہو گئے۔ لیکن قادیان نے اجازت طلب کر کے سب سے پہلے اپنا خطاب شروع کیا۔ قادیان روتا، کہتا، بے تکان بولتا ہوا کہہ رہا تھا۔

"اے عادل مطلق! اس نے میری کوکھ سے جنم لیا ہے میری فضاؤں اور ہواؤں میں پلا بڑھا۔ اپنے نام کے ساتھ میرا نام لکھا۔ مجھے ہی اس نے اپنی نبوت کا مرکز بنایا۔ اس کے ہر کردہ فتنہ کو میرے نام سے منسوب کیا جانے لگا یعنی "فتنہ قادیانیت"۔ اس لعین نے میرے وجود کو گالی بنا دیا۔ میری عزت خاک میں ملا دی۔ دنیا میں مجھے ذلیل اور رسوا کر دیا۔ میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہا۔ دیگر شہر میرا مذاق اور ٹھٹھہ کرنے لگے۔ میرے دن کا سکون برباد اور میری راتیں انگاروں پر بسر ہونے لگیں۔

اب اسے دفن کرنے کا پروگرام ہے تو میری یہ التجا ہے کہ میری دھرتی پر پلنے والا یہ زہریلا سانپ میرے ہی سپرد کیا جائے تاکہ قبر میں اٹھا کر میں اس کی پسلیاں توڑ سکوں۔ سلگتے شعلوں میں اسے جلتا دیکھ سکوں۔ برستے کوڑوں میں اس کی چیخیں سن سکوں۔ بچھوؤں کو اس کے غلیظ دماغ پر ڈنک مارتا دیکھ سکوں اور سانپوں کو اس آوارہ زبان نوچتے ہوئے ختم کر سکوں۔ مولا! یہ میرے ارمان ہیں جو میرے دل میں ایک مدت سے مچل رہے ہیں۔ خداوند میری یہ التجائیں قبول کر لے۔ قادیان کے دلائل اتنے مبنی بر حقیقت تھے کہ فوراً قادیان کے حق میں فیصلہ سنا دیا گیا۔

پھر سوال اٹھا کہ مرزا قادیانی مرے گا تو لاہور میں اور دفن قادیان میں ہو گا۔ اس کے جنازے کو کس سواری پر رکھ کر قادیان لے جایا جائے۔!

یکہ بولا اسے میرے حوالے کر دے میں دولتیاں جھاڑ جھاڑ

گراس کا منہ توڑ دوں گا۔

کار بولی۔ اے مولا! اسے میرے سپرد کر دے میں راستے میں کسی ویرانے میں جا کر بکھر جاؤں گی۔ اور یہ وہیں گل سڑ جائے گا۔

بس بولی یا جبار! اسے مجھ میں سوار کر دے میں راستے میں خراب ہو جاؤں گی۔ یہ تو شرارت سے پھول کر دو گنا ہو جائے گا۔ باقی قادیانی دھکا لگا کر پھول کر چڑ گئے ہو جائیں گے۔

آخر میں مال گاڑی بولی۔ اے قہار! کچھ میں انسان سفر کرتے ہیں کار میں بھی انسان سفر کرتے ہیں اور بس میں بھی انسان سفر کرتے ہیں۔ لیکن مجھ میں بھیڑ بکریاں، گدھے، گھوڑے، بچھڑے، اونٹ، گائیں، بھینسیں، مرغیاں، بطخیں، کتے اور خنزیر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچائے جاتے ہیں۔ اے عادل المطلق! یہ انسان کے روپ میں جانوروں سے بھی بدترین مخلوق ہے۔ لہٰذا اس کا صرف مجھ میں سوار ہونے کا حق بنتا ہے۔ لہٰذا میں آپ کی عدالت میں بڑی عاجزی اور انکساری سے درخواست کرتی ہوں کہ مجھے میرا حق عنایت کیا جائے۔ مال گاڑی کے دلائل بڑے وزنی تھے۔ لہٰذا مال گاڑی کو اس کا مال دے دیا گیا۔ اس کا پروگرام مکمل ہو گیا اور سیل کر دیا گیا۔ وقت مست خرام ندی کی طرح چلتا رہا۔ لیل و نہار کی گردش جاری رہی۔ سورج مشرق کی کوکھ سے طلوع ہو کر مغرب کی لحد میں ڈوبتا رہا۔ کئی صبحیں ہوئیں اور کئی شامیں گزر گئیں۔ تا آنکہ ۲۶ مئی آ گئی۔ منگل کا دن آ گیا۔ ہیضہ مسلح ہو کر لاہور پہنچ گیا۔ مرزا قادیانی ۲۶ مئی بروز منگل اپنے ایک مرید کے گھر واقع برانڈرتھ روڈ لاہور رہ رہا ہے۔ مریدوں کے ہجوم میں شیطانی گفتگو کا دور چل رہا ہے۔ دن اپنی مسافت طے کر کے اپنے اجالوں سمیت رخصت ہو چکا ہے۔ رات کی جادوگرنی نے اپنی سیاہ زلفیں کھول کر تاریکیوں کے خیمے گاڑ دیئے ہیں۔ رات کے کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔ دستر خوان بچھ گیا ہے۔ پلاؤ، قورمہ، مرغا، حلوہ، فرنی، زردہ اور کھیر اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ اور خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں۔ پیٹ کا مریض مرزا قادیانی دونوں ہاتھوں اور بتیس دانتوں سے کھانے کا صفایا کر رہا ہے۔ کبھی مرغے پر حملہ ہے، کبھی کھیر پر یلغار ہے۔ کبھی پلاؤ سے دست بہ پنجہ ہے۔ اور کبھی فرنی پر شب خون ہے۔ پیٹ کا مٹکا بھر چکا ہے لیکن نیت کا مٹکا خالی ہے۔ ساتھ ہیضہ کھڑا مسکرا رہا ہے۔ اللہ کے سگنل کا منتظر ہے۔

آن واحد میں ہیضہ باہر کا تھڑدوں کی طرح حملہ آور ہوتا ہے۔ اور مرزا قادیانی کے پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے۔ پیٹ کو سنبھالتا بیت الخلاء کی طرف بھاگتا ہے۔ فارغ ہو کر آتا ہے کہ فوراً دوسرا دست تیار ہو کر آ جاتا ہے۔ پھر گولی کی رفتار سے بیت الخلاء کی طرف دوڑتا ہے۔ کمزوری اور نقاہت جسم پر قبضہ کر لیتی ہے۔ جب فارغ ہو کر آتا ہے تو رات کو سورج نظر آ رہا ہوتا ہے۔ چارپائی پر لٹا دیا جاتا ہے۔ پھر اتنی ہمت نہیں رہتی کہ اٹھ کر بیت الخلاء میں جائے۔ چارپائی کے ساتھ ہی بیت الخلاء بنا دی جاتی ہے۔

منہیا اپنی سویٹ تیر کر رہے ہیں — دست مشین گن کی گولیوں کی طرح وارد ہونے لگے ہیں۔ دستوں اور زندگی میں زبردست لڑائی ہونے لگی ہے۔ مرزا قادیانی چارپائی پر گر گیا ہے۔ نبضیں ڈھیلی پڑ گئی ہیں۔ ماتھے پر ٹھنڈے پسینے آ گئے ہیں۔ نتھنے پھیل رہے ہیں۔ آنکھیں پتھرا رہی ہیں۔ اور انگریزی نبوت کا جسم "لوٹ پوٹ" کر رہا ہے۔ قادیانی بھاگم بھاگ ڈاکٹروں کو لے آتے ہیں۔ ڈاکٹر انگریزی نبی کے جسم میں انگریزی ٹیکے لگا رہے ہیں لیکن فاتح مرزا قادیانی "ہیضہ" مرزا قادیانی کو چاروں شانے چت گرا کر سینے پر سوار ہو چکا ہے۔ دیوار پر لگی گھڑی کی سوئیاں آہستہ آہستہ رینگ رہی ہیں۔ لیجئے ساڑھے دس بجے ہیں چند ساعتیں باقی ہیں۔ موت گھر کی دیوار پھلانگ کر گھس چکی ہے۔ اور فرشتہ اجل نے فوراً اس کے غلیظ جسم سے روح نکال لی ہے۔ اور مرزا قادیانی زندگی کی پچ پر ہیضہ کی تباہ کن باؤلنگ سے کلین بولڈ ہو گیا ہے۔ فضاؤں میں قادیانی زنانوں کی چیخیں بلند ہوتی ہیں۔ نالہ و شیون شروع ہو جاتے ہیں۔ گریہ و زاری کا بازار گرم ہو گیا ہے۔ کفر بے سہارا ہو گیا ہے۔ ابلیس کا لاڈلا بیٹا داغ مفارقت دے گیا ہے۔ ملکہ وکٹوریہ کا چہیتا بھائی مر گیا ہے۔ فرنگی کا نبی انتقال کر گیا ہے۔ سرچی جی کا یار یارانہ توڑ گیا ہے۔ مسیلمہ کذاب کا ساتھی منہ موڑ گیا ہے۔ جھوٹ کا امام مر گیا ہے۔ خباثت کا تایا فوت ہو گیا ہے۔ دجل و فریب کا خالو چل بسا ہے۔ عیاری کا پھوپھا خاموش ہو گیا ہے۔ اور گالیوں کا ہیڈ ماسٹر جہنم میں ٹرانسفر ہو گیا ہے۔

مرید کے گھر میں مرزا قادیانی کی لاش پڑی ہے جو بو نے اپنے جوہر دکھانے شروع کر دیئے ہیں۔ لاہور میں مرزا قادیانی کی موت کی نوید مسرت باد صبا کی طرح پھیل جاتی ہے۔ اور عاشق رسول اہل لاہور اس فرنگی نبی کو "مکو ٹھپا" توپوں والے اکیس اکیس "گرم گرم گولوں" کی سلامی دینے کی خفیہ تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ گھروں کا سارا کوڑا کرکٹ کڑاہیوں میں ڈال کر چھتوں کے منڈیروں پر رکھ دیا جاتا ہے۔ برانڈرتھ روڈ سے مرزا قادیانی کا جنازہ نکل کر ریلوے اسٹیشن روانہ ہوتا ہے۔ جونہی جنازے کا جلوس مرید کے گھر سے سرکتا ہے۔ مرزے کی لاش پر "گرما گرم تبرکوں" کی سلامی شروع ہو جاتی ہے۔ کڑاہیوں کے گولے فضا میں رقص کرتے ہوئے آتے ہیں۔ اور مرزا قادیانی کا منہ چوم چوم کر جاتے ہیں۔ ایسی تاریخی "گرما گرمی بارش" ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی غلاظت میں ڈوب جاتا ہے۔ حفاظت کے لئے آئے ہوئے سپاہیوں کی وردیاں بھی غلاظت سے بھر جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور مرمت کے بعد میت کو ریلوے اسٹیشن پر لایا گیا۔ میت کو قادیان لے جانے کے لئے مال گاڑی میں بکنگ کرائی جانے لگی۔ لیکن جب اصول پرست اور انگریز ریلوے افسر کو پتہ چلا کہ مرزے کی موت ہیضہ سے ہوئی ہے تو اس نے ریلوے قانون کے مطابق یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا کہ ہیضہ ایک وبائی مرض ہے اس لئے خطرے کے پیش نظر میت کو بک نہیں کیا جا سکتا۔ قادیانی بھاگم بھاگ اعلیٰ انگریز ریلوے افسر کے پاس پہنچے اور رو رو کر کہنے لگے۔ جناب آپ کا انگریزی نبی ریلوے اسٹیشن پر بے یار و مددگار پڑا ہے۔ مسلمان ٹھٹھہ و مذاق کر رہے ہیں۔ اور ہم آپ کے بنائے ہوئے نبی کے خادم ذلت کی خاک چاٹ رہے ہیں۔ اعلیٰ ریلوے حکام کی طرف سے سپیشل حکم کے تحت میت کو مال گاڑی میں بک کیا جاتا ہے۔ اور مرزا قادیانی بکریوں، بچھڑوں، دنبوں، گائیوں، بھینسوں، گھوڑوں، مرغیوں، بطخوں اور خنزیروں کی رفاقت میں قادیان روانہ ہو جاتا ہے۔ قادیان میں چند نفوس اس کا نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر قادیان کی غلاظت کو قادیان میں گاڑ دیا جاتا ہے۔

— آتش فشاں ہے زمیں ایسی جگہوں سے کہ جہاں
لقمۂ خاک ہوئے زہر اگلنے والے (از برزلی)

دسویں سالانہ عظیم الشان آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

رپورٹ: محمد اسماعیل شجاع آبادی، مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۱۷، ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔

کانفرنس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی اور بانی راہنما مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ کے خطاب سے ہوا۔ مولانا نے اپنے مدلل و مفصل خطاب سے سامعین کو تحریک ختم نبوت کے لئے امت مسلمہ کی عظیم الشان قربانیوں کا تذکرہ ایسے دلنشین انداز میں کیا کہ مجمع میں ہر آنکھ اشکبار تھی۔ مولانا نے بتلایا کہ آپ کے بزرگوں نے کن کن ابتلاآت، پریشانیوں، تکالیف میں کام شروع کیا۔ جیلوں میں گئے۔ ہتھکڑیاں پہنیں۔ بیڑیوں کو پاؤں میں سجایا لیکن تحریک کے تقدس کو زنگ آلود نہ کیا۔ یہ انہی حضرات کی مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کی برکت ہے کہ آج قادیانیت پوری دنیا میں ذلت و رسوائی کی موت مر رہی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور اسلام آباد کی مرکزی مسجد کے خطیب مولانا محمد عبداللہ نے اپنے دلنشین خطاب میں قادیانیت کی سنگینی اور جارحیت، امت مسلمہ کی بے کسی و بے بسی کے باوجود بھرپور مقابلہ اور کئی ایک محاذوں کی قادیانیت کی پسپائی اور امت مسلمہ کی کامیابیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اور کہا قادیانیت کی پسپائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد کے راہنما مولانا انوار الحق نور نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور ختم نبوت محفوظ نہیں تو ہمارا کچھ بھی محفوظ نہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو مذہبی فرض سمجھتے ہوئے قادیانیت کا بھرپور تعاقب کرنا چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مظفر گڑھ کے مبلغ اور خوش ایمان خطیب مولانا قاری امام الدین قریشی نے لحن داؤدی میں قرآن پاک کی قرأت اور احادیث نبویہ کی تلاوت سے سامعین کو تڑپا دیا۔

مولانا نے فرمایا کہ ختم نبوت کے مبلغین نے پورے ملک میں قریہ قریہ۔ بستی بستی۔ کوچہ کوچہ اور قصبات شہروں میں پھر پھر کر قادیانیت کو بدنام کر دیا ہے اور آج پوری دنیا میں قادیانیت۔ اور مرزائیت۔ بدترین گالی بنا دیا ہے۔

دوسری نشست۔ بعد نماز ظہر شروع ہوئی جس کی صدارت مولانا عبدالواحد کوئٹہ نے فرمائی۔ نشست کا آغاز "انٹرنیشنل ختم نبوت کراچی" کے چیف ایڈیٹر جناب عبدالرحمٰن باوا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ختم نبوت کی تحریک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شروع فرمائی ہماری تحریک کے اصل بانی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ قادیانیت کو کیفر کردار تک پہنچانے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بنیادی کردار ادا کیا اور کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم پوری دنیا میں قادیانیت کو نیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کچھ دانشور بیرون ملک جا کر قادیانیوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

پچھلے دنوں جرمن میں قادیانی جماعت میں زبردست اختلافات رونما ہوئے ہیں۔ کئی ایک پرانے قادیانی لیڈروں اور مربیوں کو الگ کر دیا گیا ہے جس پر مرزا طاہر نے کہا کہ ایسے لوگوں کے سر کچل دیئے جائیں گے۔ قادیانی پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہمیں مذہبی آزادی نہیں جب وہ اپنی جماعت میں آزادی برداشت نہیں کرتے تو پاکستان میں انکی مذہبی آزادی برداشت نہیں کی جائے گی۔

الحمد للہ پوری دنیا میں مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور ماہنامہ "بینات" کراچی کے ایڈیٹر اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ حدیث پیر طریقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے آیت ارتداد پر سیر حاصل گفتگو کی۔

فرمایا، سب سے پہلا فتنہ ارتداد حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رونما ہوا۔ جس کی کئی قسمیں تھیں۔ مدعیان نبوت نے سر اٹھایا حضرت فیروز دیلمی نے اسود عنسی کو جہنم رسید کیا۔ جس پر آپ نے فرمایا، "فاز فیروز" یعنی فیروز کامیاب ہو گیا۔ سب سے پہلی خوشخبری حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سرکاری سطح پر اسود عنسی۔ مسیلمہ کذاب حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ کے مقابلہ سے اپنے اکیس ہزار ساتھیوں سمیت مارا گیا۔ طلیحہ اسدی۔ سجاح مسلمان ہو گئے۔

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت بدترین ارتداد کی شکل ہے۔ مرزا قادیانی نے کئی ایک دعاوی کئے۔ علماء امت نے فتنہ مرزائیت کے مقابلہ میں ایک سو سال تک جدوجہد کر کے قادیانیت کو ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔ مرزائیت کے خلاف بہت سے علماء کرام نے جہاد کیا۔ مناظرے کئے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے مولانا عبدالحق امرتسری غزنوی سے ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ (بمطابق ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء) کو مباہلہ کیا تھا عیدگاہ امرتسر کے میدان میں مولانا عبدالحق نے کہا کہ یا اللہ میں غلام قادیانی اور اس کی جماعت کو کذاب و دجال مرتد سمجھتا ہوں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت۔ ایسا ہی مرزا قادیانی نے کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت!

ملفوظات ص ۴۴۰ ج ۹ میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ دو مباہلہ کرنے والوں میں جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں مرا جبکہ مولانا غزنوی ۹ سال بعد فوت ہوئے گویا کہ ایک سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دے دیا۔ اگر مرزائیوں کی قسمت میں ہدایت ہو تو اس کے لئے یہی واقعہ کافی ہے۔ یاد رہے کہ پچھلے سال ۱۰ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف

سے لندن میں جشن فتح مباہلہ منایا گیا ۔ ناقل /

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے ناظم تعلیمات مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ خداوند قدوس کا احسان عظیم ہے کہ ہماری ہدایت و رہنمائی کے لیے قریہ قریہ ، گلی گلی ۔ کوچہ کوچہ میں علماء کرام ہمیں دین اسلام کی تبلیغ فرماتے ہیں اور کفر و ارتداد سے بچنے کی تلقین فرماتے ہیں ایک بڑا ذخیرہ کتابوں کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے ۔ ہمیں قادیانیوں کو حکمت عملی کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ کرنا چاہیے کہ قادیانی جہنم کی آگ سے نکل کر جنت کے راستہ پر چل پڑے ۔

مولانا فضل الرحمٰن شاہ احرار سلانوالی نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ہم نے ہر دور میں ظلم و استبداد کا مقابلہ کیا ہے ۔ انگریز کو ملک سے نکالنے کے لیے علماء ہند کی خدمات ناقابل فراموش ہیں ۔ ایسے ہی فتنہ قادیانیت کے مقابلہ میں حضرت امیر شریعتؒ اور ان کے رفقاء کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں ۔

تیسری نشست ۔ بعد نماز عشاء مورخہ ۱۰ اکتوبر

تیسری نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جبکہ صدارت امام الصلحاء مولانا خان محمد مدظلہٗ امیر مرکزیہ نے کی ۔ جناب صوفی محمد حنیف جالندھری ۔ فلک شیر گھنگوی نے نعتیہ کلام پیش کیا ۔

جناب شیخ عیسوی محمد پروفیسر ازہر یونیورسٹی قاہرہ مصر نے عربی زبان میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت قرآن سنت کی روشنی میں سیر حاصل گفتگو کی ۔

شیخ نے شیخ ازہر اور مصر کے علماء کرام کی طرف سے اسلامیان پاکستان کی خدمت میں سلام پیش کیا اور کہا کہ علماء مصر علماء پاکستان کی دینی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے سلسلہ میں ہماری تمام تر ہمدردیاں آپکے ساتھ ہیں ۔

بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا سید عبدالقادر آزاد نے کہا کہ میں شیخ مصر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائے ۔ مصر کو ہم پر تقدم زمانی حاصل ہے کہ پاکستان سے پہلے مصر نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ۔ اور مصر میں داخلہ بند ہے ۔ بقول حسنی مبارک قیامت تک مرزائی داخل نہیں ہو سکتے ۔ تمام شہداء کے مینار ہیں لیکن ختم نبوت کے شہداء کا مینار مسلم کالونی کی مسجد کا مینار ہے ۔ آنیوالی صدی اسلام کی ہے ۔ امریکہ میں ۲۴ ہزار جیلوں میں ۵۰ مسجدیں اور علماء مقرر کرنے پڑے ۔ ساڑھے تین لاکھ قیدی مسلمان ہوئے ۔

اہل دل کہتے ہیں کہ اگلی صدی اسلام کی صدی ہے جس میں انشاء اللہ العزیز قادیانیت نیست و نابود ہو جائے گی ۔ پیرس میں رابرٹ نامی پادری نے اسلام قبول کیا ۔ اس نے ایک لاکھ عیسائیوں کو کلمۂ اسلام پڑھایا جاپان میں ایک بچہ عبدالحلیم مسلمان ہوا اس کی وجہ سے اسی ہزار لوگ مسلمان ہوئے ۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے رہنما مولانا قاری انوار الحق نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ بلوچستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس میں قادیانیت کا ناطقہ بند کر دیا گیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح قادیانیت عالم اسلام کے لیے ناسور ہے اسی طرح ذکری فتنہ بھی عالم اسلام سے بغاوت کا نام ہے ۔ اس کے انسداد کے لیے بھی مسلمانان پاکستان کو بھرپور محنت کرنا پڑے گی ۔

جماعت اہل حدیث پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت کے قلع قمع کرنے کے لیے اس کا مکمل اقتصادی و معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے ۔ انہوں نے کہا کہ اہل حدیث عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مجلس کے شانہ بشانہ ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہیں

مولانا حسین علی واربرٹن شیخوپورہ نے کہا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک چین سے نہیں بیٹھیں گے ۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا محمد عبداللہ بھکر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس مبارک اجتماع میں شرکت سعادت سمجھتا ہوں ۔ عقیدہ ختم نبوت کا نصب العین ہمارا محتاج نہیں ، ہم اس کے محتاج ہیں ۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اپنے وقت کے عظیم محدث تھے بیماری کے عالم میں بہاولپور تشریف لائے تو فرمایا کہ شاید میری بخشش کا باعث بن جائے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا طرف دار بن کر آیا ہوں ۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہفت روزہ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ فوج میں ہزاروں کی تعداد میں قادیانی موجود ہیں جو کسی کو آلۂ کار بنا کر انقلاب کا خواب دیکھ رہے ہیں ۔ جو کبھی پورا نہیں ہوگا ۔

" این خیالی است و محال است و جنون "

جب تک پاکستان میں ایک بھی مسلمان موجود ہے ، قادیانیت کا فتنہ نہیں پنپ سکتا ۔

خاکسار تحریک کے مرکزی نائب صدر جناب محمد سلیم انبالوی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا ایک ہی علاج ہے ۔ وہ ہے الجہاد ۔ الجہاد حکمران انگریز کے نمک خوار ہیں ۔ ان سے مطالبات کا کوئی فائدہ نہیں ۔ جانشین خطیب پاکستان مولانا قاضی عبداللطیف اختر نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے قائدین نہ جھکنے والے تھے ۔ اور نہ بکنے والے ۔ انہیں کے اخلاص کی برکت سے آج ہم ربوہ کی سرزمین پر قیام پذیر ہیں ۔ پچھلے سال اسی اسٹیج سے مطالبہ ہوا تھا کہ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے ۔ لیکن آج تک مطالبہ تسلیم نہیں کیا گیا ۔

تم کو ہے ان سے وفا کی امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالغفور حقانی نے اپنی مسحور کن تلاوت سے سامعین کے دلوں کو گرماتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر ہدیہ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اس کی جدوجہد سے قادیانیوں کو سر چھپانے کی جگہ نہیں مل رہی ۔ مولانا حقانی نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے فرمایا ۔ کہ کامیابی چاہتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن ختم نبوت سے وابستہ ہو جاؤ ۔ انہوں

نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت محفوظ نہیں تو ہمارا کچھ بھی محفوظ نہیں۔ ملک محفوظ ہے نہ ملت محفوظ۔

جماعت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی صدر مولانا عبدالقادر روپڑی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ الحمدللہ میں نے ساری عمر مرزائیوں کے ساتھ مناظرہ کیا۔ اب ضرورت نہیں اگر کبھی مناظرہ کرنا بھی ہو تو اس بات پر کروں گا کہ مرزا قادیانی انسان بھی تھا یا نہیں اگر مرزائیوں کو ربوہ میں جلسہ کرنے کی اجازت دی گئی تو سب سے پہلے ربوہ کو منہدم کرنے کیلئے پہنچ میں آؤں گا۔

مرزائیوں کو دیواروں سے کلمات طیبہ محفوظ رکھنے چاہئیں۔ مولانا روپڑی نے فرزندان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مطالبہ کہ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے اس میں ہمارا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لیے کہ ہم نے افسر نہیں بننا۔ وہ ہٹیں گے تو آپ ان کی جگہ پر آئیں گے۔

مولانا نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ جماعت اہل حدیث کے کارکن مجلس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانی کے لیے حاضر ہیں۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی راہنما امیر شریعت کے شاگرد رشید مولانا محمد لقمان علی پوری نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسئلہ ختم نبوت۔ مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں کاروان بخاری ۔۔ کی خدمات پر اپنے مخصوص انداز میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت کو ذلت و رسوائی کی گھاٹیوں میں دھکیلنے والے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ۔ اور ان کے رفقاء تھے۔

ان حضرات نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عظیم الشان قربانیاں دیں۔ ان قربانیوں پر تاریخ کو ناز رہے گا۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں لیگی حکومت کی منشور و دستور سے غداری کے ارتکاب۔ شریعت بل سے انحراف۔ سرکاری شریعت بل میں سود کے تحفظ اور رسوائے زمانہ عائلی قوانین کے تحفظ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ سینٹ سے منظور شدہ بل کو من وعن نافذ کیا جائے۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مرکزی سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی جو اس نشست کے آخری مقرر تھے کی آمد پر سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں نے اپنے مخصوص نعروں سے مولانا فاروقی کا استقبال کیا تو انہوں نے سختی سے کارکنوں کو منع کیا۔ اور عہد لیا کہ وہ تقریر کے دوران کوئی نعرہ بازی نہیں کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جس مشن پر نصف صدی سے مصروف عمل ہے۔ وہ کاز انتہائی مبارک و مقدس ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی گستاخ رسول ہیں۔ ان کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ گستاخان رسولؐ اور گستاخان صحابہؓ و اہل بیت کا تعاقب ہم ہر حال میں جاری رکھیں گے چاہے اس کے لیے ہمیں جان تک کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔

انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہؓ پاکستان کے رضاکار ختم نبوت کے تحفظ کے لیے حضرت اقدس امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے حکم کے منتظر ہیں۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ صحابہؓ۔ اہل بیت ۔۔ ازواج مطہرات کے خلاف چھپنے والے لٹریچر پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور ان کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کرنیوالوں کی سزا سزائے موت مقرر کی جائے

چوتھی نشست ۔ قبل از نماز جمعہ۔

چوتھی نشست کی صدارت مولانا صاحبزادہ محمد سعد سراجی سجادہ نشین خانقاہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان سرحد نے کی۔

مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ ختم نبوت کوئٹہ نے کہا کہ بلوچستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ قادیانی ژوب میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ہم دو سال سے بلوچستان میں ذکری فتنہ کے خلاف مصروف جہاد ہیں۔ ذکری فتنہ بھی قادیانی فتنہ کی طرح امت مسلمہ کے لیے وبال جان و ایمان ہے۔ جس کے خلاف ملت اسلامیہ کو جہاد کرنا چاہیئے۔

مولانا خدا بخش خطیب ربوہ۔ نے کہا کہ قادیانی ربوہ میں کھیلوں کے عنوان سے اپنی نئی نسل کے خون کو گرم رکھنے کے لیے تبلیغی اجتماعات منعقد کرتے ہیں اور انہیں انتظامیہ اجازت دے دیتی ہے جس سے مسلمانان پاکستان کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ امسال بھی پروگرام اسی جمعہ سے منعقد ہو رہے ہیں اگر اجازت دی گئی تو حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

مولانا قاضی اللہ یار خان مرکزی مبلغ نے کہا کہ مرزائیت کے خلاف ملت اسلامیہ نے ایک سو سال تک جدوجہد کی ہے۔ سو سالہ طویل سفر میں مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ مرزائیوں کی سرگرمیوں پر قانوناً پابندی عائد کی گئی۔ وہ وقت دور نہیں کہ ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ کی جائے گی اور مرزائیت کی کمر ٹوٹ جائیگی۔

مولانا احمد شعیب ڈیرہ اسمٰعیل خان نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سٹیج اتحاد امن کا باعث ہے۔ جس پر دیوبندی۔ بریلوی۔ اہل حدیث تمام مکاتب فکر اکٹھے نظر آتے ہیں۔ اگر دیگر دینی و سیاسی امور میں یہ مکاتب اکٹھے ہو جائیں تو تمام امور نمٹائے جا سکتے ہیں

صوفی اللہ وسایا ڈیرہ غازی خان نے کہا کہ میرے ہاتھ پر ۱۵ قادیانی مسلمان ہوئے ہیں۔ اٹھارہ مردے قبرستان سے نکلوائے ہیں۔

مولانا محمد امین گوڑوی چک سکندر کھاریاں ۔۔ نے کہا کہ ہم نہ دیوبندی نہ بریلوی ہیں بلکہ اہل سنت والجماعت ہیں۔ ہم مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے تن من دھن قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ چک نمبر ۳۰ سکندر کھاریاں کے کئی ایک مسلمان جیل میں ہیں۔ خداوند قدوس انہیں رہائی نصیب فرمائیں۔

علامہ عبدالحق مجاہد ملتان ۔۔ نے کہا کہ مرزا قادیانی نے کئی ایک دعوے کئے۔ مجدد۔ مہدی۔ مسیح موعود نبی۔ ظلی۔ بروزی۔ غیر تشریعی بالآخر شرعی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مرزا قادیانی اپنے تمام دعوے میں کذاب تھا نبی با اخلاق۔ حسین۔ سچا۔ امانت دار ہوتا ہے لیکن

مرزا قادیانی میں کوئی بھی اچھا وصف نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کا ایک دعویٰ ہے جس میں وہ سچا ہے۔ اگر مرزائی بھی مان لیں تو تمام اختلافات ختم ہو سکتے ہیں اور وہ دعویٰ یہ ہے سے

کرم خاکی ہوں پیارے نہ میں آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسان کی عار

مولانا قاری سعید احمد اسعد خوشاب نے کہا کہ ربوہ کے در و دیوار پر کلماتِ طیبہ اور آیاتِ قرآنی کا ناجائز استعمال۔ مسلمانوں کے لیے اشتعال کا باعث ہے۔ حکومتوں کے اپنے مفادات ہوتے ہیں، ہر حکومت اپنے مفادات کے حصول کے لیے تو سب کچھ کر گزرتی ہے لیکن سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے خلاف قانون کا حرکت میں آنا قوتِ بازو کے بغیر ناممکن ہے اور قوتِ بازو اتحادِ ملتِ اسلامیہ سے ہو سکتی ہے لہٰذا تمام مکاتبِ فکر اتحاد وقت کا اہم تقاضا ہے۔

پانچویں نشست بعد نماز جمعہ

اس نشست کی صدارت حضرت الامیر مدظلہ نے فرمائی جبکہ شاعرِ انقلاب مرزا غلام نبی جانباز، سید امین گیلانی صوفی احمد بخش چشتی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔

جماعت اسلامی صوبہ پنجاب کے امیر مولانا فتح محمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام روئے زمین پر آخری دین ہے جسے غالب کرنے کے لیے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ یہ ختم نبوت کا اعجاز ہے جو نکتہ اتحاد امت ہے۔

انہوں نے علماء کرام سے اپیل کی کہ آپس کے اختلافات کو پس پشت ڈال کر ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں۔

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے فرزند ارجمند مولانا سید انظر شاہ کشمیری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ ختم نبوت کے سلسلے میں بہت حساس تھے اپنے شاگردوں کو وصیت فرماتے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مطلوب ہے تو ختم نبوت کی حفاظت کرتے رہنا۔

فرمایا جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہ ہو ایمان کی تکمیل نہ ہوگی۔ حضرت آدمؑ سے لے کر آپ تک بہت سے رسول اور انبیاء تشریف لائے انہیں نبوت و رسالت تو ملی لیکن ختم نبوت کسی کو نہیں مل سکی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ سخی ہیں۔ آپ نے ہر معاملہ میں سخاوت فرمائی لیکن ختم نبوت کا اعزاز آپ نے کسی کو نہیں دیا۔

یوں تو مختلف مکاتبِ فکر نے ختم نبوت کے محاذ پر کام کیا ہے لیکن جو جوش و جذبہ، جرأت و ولولہ، قدرت نے علماء دیوبند کو نصیب فرمایا وہ انہیں حضرات کا اعزاز ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے اہم مسئلہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔

آخری نشست بعد نماز عشاء

اس نشست کی صدارت حضرت الامیر مدظلہ نے فرمائی۔

صاحبزادہ طارق محمود نے قراردادیں پیش کیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد اسمٰعیل عامر بہاولنگر، مولانا حافظ احمد بخش رحیم یار خان، مولانا خلیل الرحمٰن صاحب حبیب آباد نے بھی خطاب کیا۔

سید امین گیلانی۔ جناب مولانا محمد شریف ماہی، صوفی احمد بخش چشتی نے نعت پیش کی۔

مولانا اللہ وسایا نے ربوہ کے مقامی مسائل اور ملک بھر میں ہونے والی تخریب کاری میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کے شواہد پیش کئے۔

۱۔ مظفر گڑھ میں محرم کے دنوں میں شیعہ و سنی فساد ہونے لگا۔ جانبین سے کچھ آدمی گرفتار ہوئے جو تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ وہ ایک قادیانی کی فیکٹری میں ملازم رہیں۔

۲۔ عاشورہ کے دن شیخوپورہ سے کچھ آدمی گرفتار ہوئے۔ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظمؓ کے نام لکھ کر العیاذ باللہ جوتے رسید کئے ملزم گرفتار ہوئے تو تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ دونوں قادیانی تھے۔

۳۔ مولانا ایثار القاسمیؒ کے قتل میں جو لوگ گرفتار ہوئے ان میں اسلم نامی قادیانی تھا۔ اس کی تفتیش قادیانی حمید قریشی کے سپرد ہوئی۔

۴۔ ربوہ کے قریب ساگر طور میں سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا پتلا بنایا گیا۔ اس پر جوتوں کا ہار ڈالا گیا ایک پول کے ساتھ کھڑا کر کے کوڑے مارے گئے اور ایسے نذر آتش کیا گیا (نعوذ باللہ) یہ ربوہ کے قریب کا واقعہ ہے بلکہ ربوہ کے زیر سایہ ہو رہا ہے۔

مسلم کالونی ربوہ کو سوئی گیس فراہم کی جائے۔

تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے قادیانی ہیڈ ماسٹر کو تبدیل کیا جائے۔

ایریا ڈیولپمنٹ و انکم ہاؤسنگ اسکیم ربوہ کو بغیر سرچارج کے لیز کی اجازت دی جائے۔

تربت میں کوہ مراد پر نقلی حج پر پابندی عائد کی جائے۔

چنیوٹ گرلز ہائی اسکول میں موجود زچہ بچہ سینٹر کو ہائی اسکول سے علیحدہ منتقل کیا جائے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی سیکرٹری اطلاعات جمعیت علماء اسلام پاکستان نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ نئے قادیانی مرتد ہیں اور پرانے یعنی جدی پشتی قادیانی زندیق ہیں۔ مرتد اور زندیق کے احکام ایک ہیں یعنی دونوں واجب القتل ہیں۔ ان کے کفر کی تفتیش عدالتی سطح پر کرائی جائے گی۔

مرزائیوں کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان و ہندوستان کو ایک ہو کر اکھنڈ بھارت بن جانا چاہیے۔ "مسلم انڈیا" دہلی کے جنوری کے شمارہ میں مرزا طاہر کا انٹرویو چھپا جس میں اس نے کہا کہ ہندو، سکھ، مسلمان سب ایک ہیں۔ لہٰذا پاک و ہند کو ایک ہو جانا چاہیے۔

میرا مطالبہ ہے کہ مرزائیوں کی تنظیم کو غیر قانونی قرار دیا جائے اور ان کی املاک کو بحق سرکار ضبط کیا جائے۔

مولانا غلام حسین جھنگ نے کہا کہ ہم حضرات قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ جھنگ کے بیرونِ

باقی صفحہ ۲۶ پر

قادیانی تخریبی سرگرمیاں بند کر دیں، مولانا محمد اکرم طوفانی

جھنگ، انوار المدینہ میں مجلس ختم نبوت کے زیر اہتمام کانفرنس سے علماء کرام کا خطاب اور شریعت کے مکمل نفاذ کا مطالبہ۔

بحث نے کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے صدر مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اپنی تخریب کارانہ سرگرمیاں بند کر دیں ورنہ ان کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ انہوں نے وزیر اعظم نواز شریف سے ملک میں شریعت کے مکمل نفاذ کا مطالبہ بھی کیا۔ کانفرنس سے صوفی محمد جمیل اور قاری محمد حنیف ملتانی نے بھی خطاب کیا۔ مولانا محمد یوسف آسی نے سپاسنامہ میں مجلس کے قائدین کو خوش آمدید کہا۔ اور مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جھنگ انوار المدینہ میں سٹریٹ لائٹ کا انتظام کیا جائے، صفائی کا مکمل بندوبست کیا جائے۔ اور واٹر سپلائی کا اجرا کیا جائے۔

دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ کی جھلکیاں

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دسویں سالانہ عظیم الشان آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ اکتوبر کو جامع مسجد مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) کے وسیع و عریض پنڈال میں منعقد ہوئی۔
- کانفرنس کی کامیابی کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے پنجاب بھر کے تفصیلی دورے کر کے کانفرنس میں مسلمانوں کی حاضری کو یقینی بنانے کے لیے شب و روز محنت کر کے مسلمانان پاکستان کو شرکت کی دعوت دی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری مدظلہ نے اپنے علماء سمیت انور شاہ مسعودی مدظلہ کا خطاب تھا جو پوری کانفرنس میں سب سے زیادہ مفصل و مدلل تھا۔ جس میں زبان کی سادگی دلائل و براہین کی فراوانی، اور سب کی چاشنی اور دریا کی سی روانی تھی۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کے خطاب کے درمیان بجلی ہونے کے ارتقاء کی وجہ سے خطاب مکمل نہ ہو سکا جس کی تشنگی شدت سے محسوس کی گئی۔
- کانفرنس کے کل چھ اجلاس ہوئے، ہر اجلاس میں ایک ایک خطیب کا خطاب مفصل ہوا۔
- کانفرنس میں سپاہ صحابہؓ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی جب تشریف لائے تو سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں نے اپنے لیڈر کا زبردست نعروں سے استقبال کیا۔ مولانا فاروقی نے کہا کہ "ختم نبوت" کا اسٹیج ہمارا اپنا اسٹیج ہے۔ اس میں کوئی ایسا نعرہ نہ لگایا جائے جس سے اس کا تقدس مجروح ہو۔ غرضیکہ انہوں نے اپنے کارکنوں کو نعرہ بازی سے سختی کے ساتھ منع کر دیا۔
- اسٹیج سیکرٹری کے فرائض صاحبزادہ طارق محمود مولانا عبدالرؤف جتوئی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیے۔

مرکزی دفتر عارضی طور پر ربوہ میں قائم کر لیا۔ مولانا موصوف کانفرنس کے انتظامات میں منہمک ہو گئے۔

- مسجد کے جنوبی حصے کے باہر والے علاقے میں سینکڑوں چھولداریاں قائم کر کے عارضی شہر بسا دیا گیا۔
- شرکاء کانفرنس کے خورد و نوش کے انتظامات جھنگ اور فیصل آباد کی جماعتوں کے سپرد ہوئے۔ اس موقع پر حاجی عزیز الرحمان شہید کی کمی شدت سے محسوس کی گئی جنہیں گذشتہ دنوں جھنگ چار دیگر علماء کرام کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔
- حضرت الفقیر مخدوم الکلّ مولانا خان محمد مدظلہ ضعف و عوارض اور بڑھاپے کے باوجود کانفرنس کے تمام اجلاسوں کی رکنیت بنے رہے۔
- جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی کے وسیع و عریض صحن کو شامیانوں سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ فیصل آباد، ربوہ، سرگودھا، جھنگ، لاہور، بہاولپور کی جماعتوں نے خوبصورت بینروں سے کانفرنس ہال کو مزین کیا۔
- کانفرنس کا آغاز، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما علامہ عبدالرحیم اشعر مدظلہ کے خطاب سے ہوا۔ جبکہ اختتام بریلوی مکتب فکر کے صاحب طرز خطیب صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ کی تقریر سے ہوا۔
- کانفرنس کے پہلے اور آخری اجلاس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے فرمائی اور اختتام بھی آپ کی دعا پر ہوا۔
- پوری کانفرنس کا مغز امام العصر علامہ سید انور شاہ کشمیری کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا سید

جھنگ انوار المدینہ کا نامہ نگار، جھنگ انوار المدینہ میں ختم نبوت کانفرنس مدنی جامع مسجد میں منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت خواجہ خان محمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم

دھلی مرکنٹائل میں مقابلہ حُسن قراءت

رپورٹ: محمد انور راناسر کولیشن منیجر

کراچی۔ عالمی مجلس ختم نبوت حلقہ دہلی مرکنٹائل سوسائٹی نے ایک پروگرام کے تحت دہلی مرکنٹائل سوسائٹی محلہ میں ۲۰ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعہ کو مقابلہ حسن قراءت و نعت کیا اور کراچی کے تمام اسکولوں کے طلباء کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی اس سلسلہ میں باقاعدہ دعوت نامے جاری کئے گئے۔

یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ منتظمین اور شرکاء سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس تقریب کی صدارت محترم جناب فضل ربی صاحب سابق صدر ڈی ایم سی نے کی اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ محمد یوسف نے انجام دیئے۔ کافی تعداد میں اقرا اسکول لیبر لائن کے طلباء نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز اتوار اس مقابلے کے نتائج کا اعلان کیا گیا اس تقریب میں شرکت کے لئے باقاعدہ دعوت نامے جاری کئے گئے۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی جناب اشتیاق احمد بچوں کے مشہور ناول نگار تھے۔ جلسہ کی صدارت محترم جناب شمیم احمد گلاس والے نے۔ اس جلسہ میں بھاری تعداد میں سامعین شریک ہوئے۔ مقابلہ حسن قراءت و نعت خوانی میں

اول، دوم، سوم آنے والے بچوں کو خصوصی انعامات اور بقیہ بچوں کو خصوصی اسناد مہمان خصوصی اشتیاق احمد کے ہاتھوں دی گئیں۔ اس تقریب میں ختم نبوت کے جن علماء نے ختم نبوت کے موضوع پر سیر حاصل خطاب کیا ان میں صوبہ سندھ کے کنوینر حضرت مولانا محمد میاں حمادی، اور حضرت مولانا منظور احمد الحسینی جو کہ ختم نبوت کے امیر تبلیغ ہیں ان حضرات نے قادیانیت کے خوب بخیئے ادھیڑے۔ یاد رہے کہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے جن ساتھیوں نے جدوجہد کی ان میں سرپرست بھائی نور احمد، حافظ محمد یوسف، بھائی محمد فاروق، بھائی نعیم احمد، بھائی جاوید اقبال بھائی ذوالفقار اور محمد طاہر ہیں۔ یہ حضرات دہلی مرکنٹائل کے حلقہ سے تھے اس کے علاوہ دہلی کالونی کے ساتھی حافظ طاہر حافظ فضل، عبدالرحیم اور بھائی آفتاب، اور میر الٰہی بخش کالونی سے ڈاکٹر نذیر نے دن رات انتھک محنت سے کام کرکے اس پروگرام کو کامیاب بنایا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے محنت ... کے گھروں سے ملاقاتوں کا سلسلہ ہوا۔ مقابلہ حسن قرأت کے پروگرام میں ... والوں نے بڑی مشروبات مفت تقسیم کیں۔ اور دوسرے پروگرام میں نصف قیمت دیں۔ ہم ان کے تعاون سے مشکور ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول کے پروگرام سے اس تقریب کے صدر شمیم احمد اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ اس قسم کا پروگرام ان کے گھر پر منعقد کیا جائے۔ چنانچہ ۲۴ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز منگل بعد نماز عشاء عظیم الشان جلسہ ختم نبوت موصوف کے گھر پر منعقد ہوا۔ اس جلسے میں شمیم احمد کے بہت سے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ یہ جلسہ مولانا منظور احمد الحسینی کی دعا پر ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا۔ یاد رہے کہ ۲۲ اور ۲۴ ستمبر کے پروگراموں میں شاعر ختم نبوت جناب امین گیلانی بھی تشریف لائے انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں ختم نبوت پر نعتیں پڑھ کر سامعین کو گرما دیا۔

واپڈا کے اعلیٰ حکام کے فیصلے کا خیر مقدم اور ایک مطالبہ

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے جڑانوالہ گرڈ اسٹیشن کے ایس ایس او محمود احمد صدیق قادیانی غیر مسلم کو تبدیل کرنے پر واپڈا کے اعلیٰ حکام کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ جڑانوالہ کے اسی گرڈ اسٹیشن پر ۹ اپریل سے تعینات ایس ایس او ملک رفیق احمد قادیانی مرتد غیر مسلم کو بھی فوری تبدیل کیا جائے، اور ان قادیانیوں کی سرپرستی کرنے پر ایس ای پی ایس او سرکل فیصل آباد نصیر احمد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دونوں قادیانی غیر مسلم جڑانوالہ گرڈ اسٹیشن پر قادیانی مذہب کی تبلیغ کرکے زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان جرم کے مرتکب ہوتے تھے۔ جس پر ملک رفیق احمد قادیانی مرتد ربوہ کے خلاف قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے پر الیکسن واپڈا نے

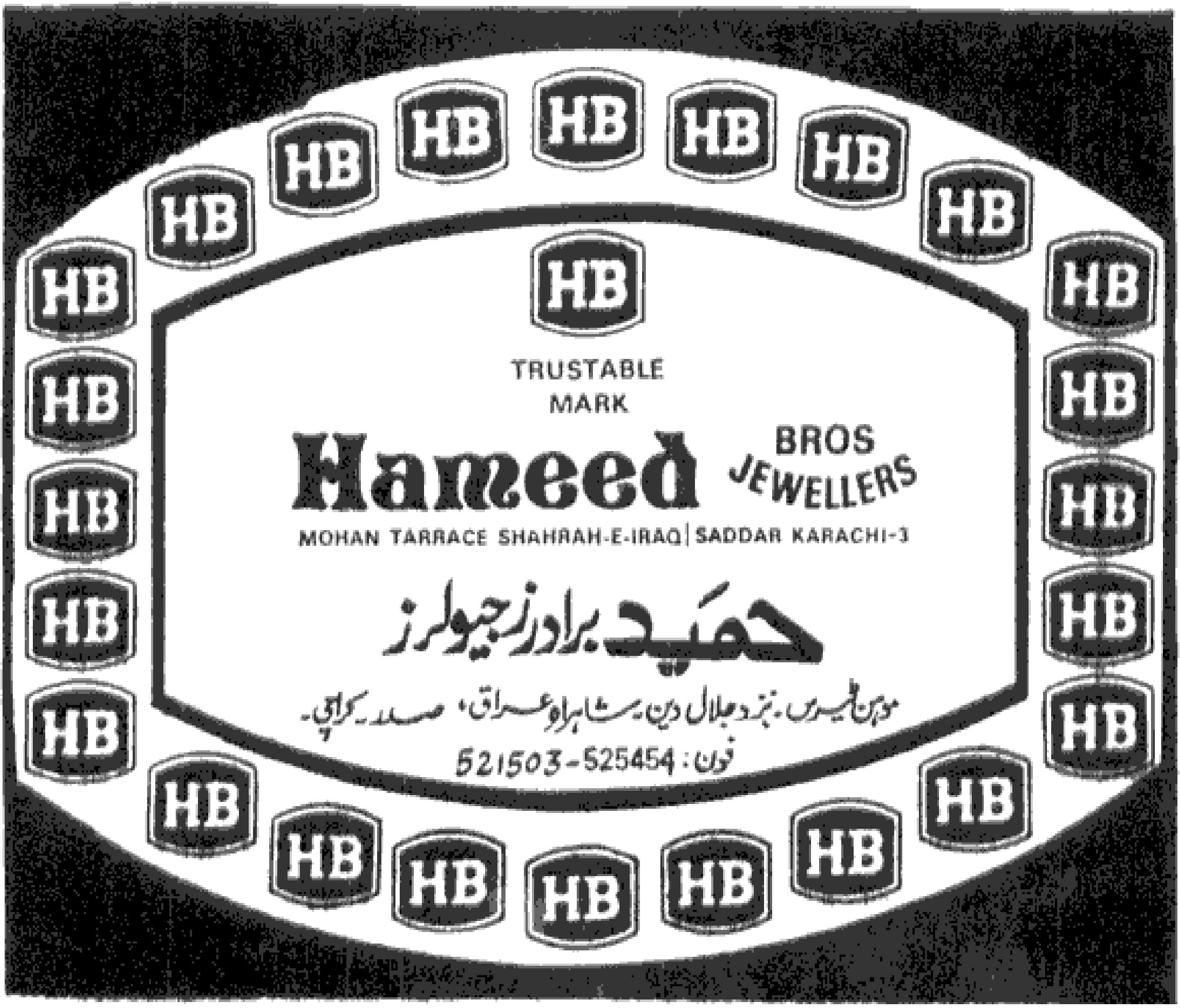

باقاعدہ تحقیقات کروائی تھی۔ مقام افسوس ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان اس قادیانی کی غیر قانونی طور پر سرپرستی کرتے تھے جس کی مذمت کی جاتی ہے۔ جبکہ قادیانی ملک رفیق احمد غیر مسلم کرائے اسٹیشن جڑانوالہ کی اراضی غیر قانونی طور پر کاشت کرتا ہے۔ بھینسیں رکھ کر دودھ فروخت کرنے کا کاروبار کرتا ہے سرکاری کوارٹروں پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے چیئرمین ایم ڈی اے چیئرمین واپڈا اور چیف انجینئر واپڈا جی ایس اوکرکٹ ہاؤس سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔

دیہات میں آرڈی ننس ۸۴ء پر عمل کرایا جائے

فیصل آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت پنجاب اور فیصل آباد کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ دیہات میں امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۸۴ء کی خلاف ورزی بند کرائی جائے اور قادیانیوں کی عبادت گاہوں میں اذان دینے اور کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھ کر خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر قصور وار قادیانی غیر مسلموں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی اور سی کے تحت مقدمات درج کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصے سے قادیانی غیر مسلموں کی اسلام دشمن سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ تھانوں کے ایس ایچ او قادیانی مذہب کی تبلیغ کے خلاف کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں ضلع شیخوپورہ کے تھانہ سانگلہ ہل کے چک بھوڑو، تھانہ منڈی ڈھاباں سنگھ کے چک ۔۔۔ والی اور تھانہ کے کلورٹ کے موضع دھاروال میں قادیانی سپیکر پر اذان دیتے اور جمعہ پڑھاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیتے ہیں۔ عبادت گاہ پر غیر قانونی طور پر کلمہ طیبہ، آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح تھانہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کے چک ۱۰۱ رب میں قادیانی اذان دیتے ہیں۔ اور صد سالہ جشن بھی منایا جاتا ہے۔ جبکہ تھانہ ٹھیکوٹ کے چک ۸۸، ج ب اور تھانہ ٹھیکری والا کے چک ۸۴ سر خیر روڈ میں قادیانی عبادت گاہ پر بھی کلمہ لکھ لیا ہے۔

کاروانِ حریت کا ایک گمنام سپاہی
حضرت مولانا عبداللہ مسعود جالندھریؒ

تحریر: مولانا محمد اسماعیل، شجاع آبادی

تحریک ختم نبوت کا جرأت مند و بہادر ورکر مولانا عبداللہ مسعود مورخہ ۳ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ مطابق ۳ اکتوبر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مولانا مرحوم قیام پاکستان سے قبل مجلس احرار اسلام کے بہادر ساتھیوں میں سے تھے۔ مرحوم جالندھر میں طالب علمی کے زمانے میں مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری کے ساتھ تبلیغی جلسوں میں شرکت فرماتے اور تعداد آواز سے مجمع کو گرماتے۔ دورہ حدیث شریف کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ دارالعلوم دیوبند میں شیخ الحدیث اور صدر المدرسین تھے۔ حضرت مدنیؒ کسی کیس میں مبتلا ہو گئے تو مولانا مسعودؒ دارالعلوم دیوبند سے جامعہ امینیہ دہلی چلے گئے۔ فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی کے حلقہ درس میں شامل ہو گئے حضرت مفتی کے اتنے قریب ہوئے کہ درس کے دوران بیان پیش کرنے کی خدمت آپ کے سپرد تھی پاکستان جب منصۂ شہود پر آیا تو ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے اور بہاولپور میں رہائش اختیار کر لی۔ حضرت جالندھریؒ کے مشورہ سے سکول ٹیچر بن گئے۔ اور یوں گوشہ گمنامی میں چلے گئے۔

چھٹی کے وقت "شفیق لائبریری" کے نام لائبریری قائم کر لی جس میں علمی، ادبی، تاریخی کتب نئی نسل کو پیش کرتے رہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے بانی قائدین اور رہنماؤں سے عقیدت و محبت میں پیش پیش تھے۔ عوارض و بڑھاپے کے باوجود ملکی و شہری سطح پر تمام اجلاسوں و دیگر معاملات میں مستعدی کے ساتھ شرکت فرماتے۔ بندہ جب بھی ملا، جماعت کی سرگرمیوں، منصوبوں، اور فنڈز سے متعلق گفتگو فرماتے رہتے مولانا عبداللہ مسعود کی رحلت سے عالمی مجلس ختم نبوت فعال، پرجوش راہنما اور کارکن سے محروم ہو گئی۔ خداوند قدوس انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

آیئے خوشخطی سیکھیں

آج کل خواہ اسکول ماسٹر ہو یا کوئی افسر، اس کا خط اچھا نہیں اور نہ ہی سکولوں اور مدرسوں میں خوشخطی سکھائی جاتی ہے ہم قارئین ختم نبوت کیلئے یہ پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے ذریعے آپ گھر بیٹھے اپنا خط خوبصورت بنا سکتے ہیں۔ اس سلسلے آپ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں کہ کیا یہ سلسلہ بہتر رہے گا؟

بقیہ: تحفظ نبوت کانفرنس

بکنے میں قادیانی سرفہرست ہیں۔

مولانا نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی ہیئت و شکل تبدیل کی جائے۔ مولانا حفیظ الرحمٰن طیب ٹنڈو آدم نے کہا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد قیامت کی علامت ہے یعنی آپ کے بعد قیامت ہوگی نہ کہ کوئی نبی آئیگا۔ قادیانی گستاخ رسول ہیں اور گستاخ رسولؐ کی سزا بھی سزائے موت ہے۔

مولانا اللہ وسایا قاسم امیر حرکت المجاہدین لاہور نے کہا کہ میں گردیز کے محاذ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ اس وقت گردیز محاذ جنگ بنا ہوا ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ گردیز پر اہل اسلام کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔

میں اپنے قائد مولانا فضل الرحمٰن خلیل کا پیغام حضرت الامیر مدظلہ کی خدمت میں پہنچانے آیا ہوں۔ کہ ختم نبوت کے محاذ پر حرکت المجاہدین کے جانباز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ ہوں گے۔

خطیب سندھ مولانا عبدالحمید لنڈؒ نے اپنی مخصوص آواز میں قرآن وسنت کی تلاوت سے سامعین کے دلوں کو گرمایا۔

اپنے مخصوص انداز میں حکمرانوں سے مطالبات کرتے ہوئے کہا کہ وہ امت مسلمہ کے متفقہ مطالبات تسلیم کریں۔ مولانا نے امت مسلمہ کے قائدین سے اتحاد واتفاق کا مطالبہ کیا اور کہا کہ کامیابی اتحاد امت میں مضمر ہے۔

بریلوی مکتب فکر کے ممتاز خطیب صاحبزادہ افتخارالحسن شاہ زیدی فیصل آباد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۳ء سے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جب سے تحریک شروع کی میں اس دور سے اس تحریک اور کانفرنس سے وابستہ ہوں اور ایک عرصہ سے میں اس کانفرنس کا خاتم المقررین کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں

مرزا قادیانی پر میں کیا تبصرہ کروں۔ وہ چوبیس گھنٹوں میں سو مرتبہ پیشاب کرتا تھا۔ اسے وحی کس وقت آتی تھی؟ ایک لاکھ ۲۴ ہزار نبیوں پر جبرئیلؑ آتا تھا لیکن مرزا پر آنے والا ٹیچی ٹیچی تھا۔

صاحبزادہ کا خطاب

صاحبزادہ صاحب کا خطاب اشارات۔ تلمیحات کنایہ جات سے بھرپور خطاب تھا جو رات گئے تک جاری رہا۔ کانفرنس حضرت الامیر مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

بقیہ: معاملات میں بھلائی

مطالبہ معاف کردے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو قیامت کے دن کی پریشانیوں سے نجات عطا فرما دے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔"

حضورؐ کے ان ارشادات کا تعلق تو تاجروں اور اُن دولت مندوں سے ہے جن سے تنگ حال لوگ اپنی ضرورتوں کے لیے قرض لے لیتے ہیں لیکن جو لوگ کسی سے قرض لیں خود ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی انتہائی تاکید فرماتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے وہ جلد سے جلد قرض ادا کرنے کی کوشش کریں، اور ایسا نہ ہو کر قرضدار ہونے کی حالت میں دنیا سے چلے جائیں، اور اللہ کے کسی بندے کا حق ان کے ذمے باقی رہ جائے۔ اس بارے میں آپ جتنی سختی فرماتے تھے۔ اس کا اندازہ حضورؐ کے ان ارشادات سے ہو سکتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ:-

"اگر آدمی راہ خدا میں شہید ہو جائے تو شہادت کے طفیل اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے لیکن اگر کسی کا قرض اس کے ذمے ہے تو اس سے اس کی گردن شہید ہو کر نہ چھوٹے گی۔

ایک اور حدیث میں ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:-

"اس پروردگار کی قسم! جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، اگر کوئی شخص راہ خدا میں شہید ہو، پھر زندہ ہو اور پھر شہید ہو اور پھر زندہ ہو اور پھر اس کے ذمے کسی کا قرض باقی ہو تو (اس قرض کے فیصلے کے بغیر) وہ بھی جنت میں نہیں جا سکے گا۔"

مالی معاملات اور حقوق العباد کی نزاکت کا اندازہ کرنے کے لیے بس یہی دو حدیثیں کافی ہیں، اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم بھی ان کی اہمیت اور نزاکت کو سمجھیں اور ہمیشہ اس کی کوشش کرتے رہیں کہ کسی بندے کا کوئی حق ہماری گردن پر نہ رہ جائے۔

بقیہ: ماہ جمادی الاولیٰ

جزار سے لڑایا۔ شام ہوئی تو رومیوں کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی اوسان خطا ہونے لگے۔ کافروں کا لشکر بھاگ رہا تھا اور مسلمان مال غنیمت جمع کر رہے تھے۔

سیف اللہ کا تمغہ و میڈل

اس زبردست جنگ میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے خوب جوہر دکھائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے اس جنگ کے احوال سنائے اور حضرت خالد بن ولیدؓ کو سیف اللہ کا لقب عطا کیا۔ اور حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا کہ حضرت جعفرؓ کو اللہ نے دو بازو مرحمت فرمائے ہیں جن سے وہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اسی روز سے ان کا لقب ذوالجناحین ہوا۔

اس جنگ کے نتائج

اس جنگ سے کفار پر مسلمانوں کا رعب بیٹھ گیا اور کفار کو بڑھ کر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ بات ثابت ہوئی کہ فتح وشکست کا تعلق کثرتِ افواج و ہتھیاروں کی زیادتی پر موقوف نہیں بلکہ جس کے ساتھ اللہ کی مدد و نصرت ہوگی وہی غالب ہوگا

اللہ کی مدد و نصرت اس وقت ہوگی جب مسلمان اللہ کے حکموں کو تعلیماتِ نبویہ کے مطابق پورا کریں گے۔

مسلمانوں کو عزت وشوکت اس وقت حاصل ہوگی جب وہ جہاد کا عمل جاری وساری رکھیں گے۔

بقیہ: آپ کے مسائل

ہو اور جو موجود نہ ہو وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلہ کی تفصیل مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی کتاب علم الکلام میں دیکھ لی جائے

س:- ایصال ثواب کرنے کے لئے ثواب کے اعتبار سے کیا زیادہ پڑھنا چاہئے؟

ج:- ایصالِ ثواب کے لئے سورۂ یٰسین اور قل ھو اللہ شریف کا اجر بہت زیادہ ہے۔

س: زکوٰۃ کتنے سال کی عمر میں فرض ہوتی ہے کیا تحفے یا عید پر ملے ہوئے پیسوں پر زکوٰۃ واجب ہے سو روپے پر کتنی زکوٰۃ واجب ہے؟

ج:- زکوٰۃ عاقل بالغ پر فرض ہوتی ہے جبکہ اس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت ہو۔ اور اس پر سال بھی گذر جائے۔

س:- میں عصر کی نماز پڑھ کر گھر آتا ہوں پھر کھیلنے چلا جاتا ہوں مغرب کی اذان پر میں مسجد جا کر منہ ہاتھ اور پاؤں دھو کر نماز پڑھتا ہوں کیا یہ صحیح ہے۔ اور کیا ایک وضو پر دوسرا وضو کیا جا سکتا ہے؟

ج:- اگر پہلا وضو قائم ہے تو صحیح ہے۔ اگر پہلے وضو سے نماز پڑھ لی ہو تو دوبارہ وضو کرنا نور علیٰ نور ہے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبویؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
— الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِنو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل وجان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:۔ ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۳،۷۶ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ